آیتِ کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ
اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

کے وِرد سے

مشکلات کا حل

اپنی دعاؤں میں حکیم خالد کو بھی یاد
رکھنے کی درخواست ہے..........شکریہ

آیتِ کریمہ

کے وِرد سے

مشکلات کا حل

PDF BY HAKIM QAZI M.A KHALID

www.facebook.com/hakimkhalid

فہرست

اِبتدائیہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت یونس علیہ السلام کی دُعا
لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
کو بیان کیا ہے بلاشبہ اس آیت کریمہ میں مصیبت کو دور کرنے کی طاقت ہے۔ علمائے محققین وائمہ دین نے اسم اعظم کی تحقیق کرنے کے ضمن میں اس آیتہ کریمہ کو اسم اعظم کہا ہے۔ اسی آیتہ کریمہ کے طفیل حضرت یونس علیہ السلام کو مصیبت سے نجات عطا ہوئی۔ امام احمد بن حنبل اور ترمذی ونسائی اور حاکم نے اس حدیث پاک کو روایت فرمایا اور الفاظ حاکم کے ہیں کہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم نہ بتادوں کہ جب وہ اس سے پکارا جائے اجابت کرے اور جب اس سے سوال کیا جائے عطا فرمائے وہ دُعا یہ ہے جو یونس علیہ السلام نے تین بار تاریکیوں میں کی تھی۔
لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔
کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ خاص حضرت یونس علیہ السلام کے لیے تھا یا سب مسلمانوں کے لیے ہے۔ فرمایا،

کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سُنا کہ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ پس ہم نے یونس (علیہ السلام) کی دعا قبول فرمائی اور اسے غم سے نجات دی اور یوں ہی نجات دیں گے ایمان والوں کو۔

اس آیتِ کریمہ کی برکات سے بے شمار افراد نے استفادہ حاصل کیا ہے مصیبت و پریشانی اور غم سے نجات آیتِ کریمہ کا ورد کر کے حاصل کی ہے۔ آیتِ کریمہ میں بہت سے اسرار و رموز مخفی ہیں۔ کتاب ہذا میں آیتِ کریمہ کے حوالے سے اس کی مختصر اور آسان تفسیر بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے مصیبت و غم اور مشکلات کو دُور کرنے کے وظائف و عملیات و تعویزات کو بھی صفحات کی زینت بنایا گیا ہے۔ قرآن و حدیث اور بزرگانِ دین کے عملیات سے اخذ کردہ نادر و بیش قیمت اور فائدہ مند کلمات کو بیان کیا گیا ہے۔

یہ بات ہر ایک پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ یہ ہی آیتِ کریمہ ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو غم سے نجات عطا فرمائی اسی طرح بلاشبہ ہر مسلمان صدقِ دل، خلوص و یقین اور توکل علی اللہ رکھتے ہوئے اس آیتِ کریمہ کے وِرد سے اپنی پریشانیوں اور مصیبتوں اور مشکلات کو رفع کر سکتا ہے اسی حوالے سے کتاب ہذا کو ترتیب و مزین کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے۔

محمد الیاس عادل

ضروری باتیں

۱ : کتاب ہذا میں دیئے گئے عملیات و وظائف و تعویذات کو کرنے کی عام اجازت ہے۔

۲ : عامل کے لیے نماز پنجگانہ کی پابندی ضروری ہے۔

۳ : یقین کامل، توجہ اور مکمل یکسوئی کا ہونا لازم ہے۔

۴ : جھوٹ بولنے سے اجتناب کرے اور ہمیشہ سچ بولے۔

۵ : ضروری ہے کہ عامل حلال وطیب روزی کھائے رزق حلال کمائے اور رزق حرام سے پرہیز کرے۔

۶ : عامل کے لیے گوشہ نشینی اور عزلت اختیار کرنی ضروری ہے خصوصاً عمل پڑھنے اور لکھنے کے وقت عوام اور نامحرم عورتوں اور لڑکوں سے اختلاط نہ رکھے عوام کے ساتھ اختلاط سے قلبی صفائی قائم نہیں رہتی اور نامحرم عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ نشست و برخاست نفس امارہ کو آمادۂ فتنہ کرتی ہے جس سے باطنی انوار زائل ہوتے ہیں۔

۷ : ادعیہ و اعمال و وظائف کے ساتھ درود پاک کا پڑھنا لازمی ہے ورنہ وہ دعا قبول نہیں ہوتی اور نہ ہی عمل کارگر ہوتا ہے۔

۸ : اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نااُمید اور مایوس ہرگز نہ ہو۔
۹ : عامل صفائی اور پاکیزگی کا خصوصی خیال رکھے صاف ستھرالباس پہنے اور باوضو رہنے کی عادت ڈالے۔

کتاب و سُنت کی روشنی میں ذکر کی فضیلت

قرآن پاک میں ذکر کی فضیلت کے ضمن میں بہت سی آیات مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر تمام عبادات کا خلاصہ ہے۔ تمام وظائف و دُعائیں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں شامل ہیں، آیتہ کریمہ
لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
میں بھی ذکرِ الٰہی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

ذکرِ الٰہی میں اطمینان

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: "اور جو شخص اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کو ہدایت دیتا ہے وہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور اللہ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے، خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔" (سورہ رعد)

ذکرِ الٰہی کا حکم

سورۂ احزاب میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کا خوب کثرت سے ذکر کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔"
(سورۂ احزاب رکوع ۶)

خسارے والے لوگ

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ اللہ کے ذکر سے اس کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں اور جو لوگ ایسا کریں گے وہی خسارہ والے ہیں۔"
(سورۂ منافقون)

اجرِ عظیم کا وعدہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنا ذکر کرنے والوں کے لیے اجر عظیم عطا کرنے کا وعدہ ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

ترجمہ: "اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے مرد اور اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔" (سورۂ احزاب)

ذکر اور شکر

قرآن پاک کی سورۂ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: "پس تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو۔"
(سورۂ بقرہ ع ۱۸)

ذکر الٰہی کی ہدایت

ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

ترجمہ: "پس جب تم عرفات سے پلٹو تو مشعر حرام کے نزدیک اللہ کو یاد کرو اور جیسے تمہیں ہدایت دی گئی ہے ویسے اسے یاد کرو۔"
(سورۂ بقرہ پارہ ۲)

ذکر الٰہی کی ترغیب

قرآن پاک میں ذکر الٰہی کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

ترجمہ: "جب تم مناسک حج پورے کر چکو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو جیسے تم اپنے آباء کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ یاد کرو۔"
(سورۂ بقرہ)

ہر حالت میں ذکر الٰہی

فرمان باری تعالیٰ ہے،

ترجمہ: "پس جب تم نماز پوری کر لو تو اللہ تعالیٰ کو قیام قعود اور پہلو پر یاد کرو۔"

(سورۂ نساء رکوع ۱۵)

بامُراد شخص

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ :" بے شک بامراد ہوگیا وہ شخص جو (بُرے اخلاق سے) پاک ہوگیا اور اپنے پروردگار کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔" (سورۂ اعلیٰ)

صرف ذکرِ الٰہی

ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

ترجمہ :" اور آپ اپنے رب کا نام لیتے رہیں اور سب سے تعلقات منقطع کرکے اسی کی طرف متوجہ رہیں۔"
(سورۂ مزمل رکوع ۱)

اہلِ علم کے لیے نشانیاں

قرآن پاک میں ارشادِ الٰہی ہوتا ہے،

ترجمہ : آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے اختلاف میں یقیناً اہل علم کے لیے نشانیاں ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں، کھڑے، بیٹھے اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے اور آسمان و زمین کی تخلیق میں تفکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تُونے یہ بیکار نہیں بنایا تو پاک ہے ہمیں پس جہنم کے عذاب سے بچالے۔" (سورۂ آل عمران)

کامیابی کا راز

ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے،

ترجمہ: "اور کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تاکہ تم فلاح کو پہنچ جاؤ۔" (سورۂ جمعہ رکوع ۲)

اللہ تعالیٰ کی ہدایت

فرمانِ الٰہی ہے۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے بڑا عمدہ کلام (قرآن مجید) نازل فرمایا جو ایسی کتاب ہے کہ باہم ملتی جلتی ہے بار بار دہرائی گئی جس سے ان لوگوں کے جسم کانپ اُٹھتے ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، پھر اُن کے جسم اور قلب نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کو چاہتا ہے اُس کے ذریعہ سے ہدایت فرما دیتا ہے۔" (سورۂ زمر رکوع ۳)

مکمل ایمان والے

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کو اللہ کے ذکر سے نہ خرید غفلت میں ڈالتی ہے نہ فروخت۔" (سورۂ نور رکوع ۲)

صبح و شام ذکر الٰہی

فرمان باری تعالیٰ ہے،

ترجمہ: "اور اپنے پروردگار کو اپنے دل میں عاجزی سے اور پوشیدگی میں یاد کرو اور صبح شام بغیر اونچی آواز کے بلا کرو اور غافلوں میں سے نہ بنو۔" (سورہ اعراف)

رضائے الٰہی کا حصول

ارشاد باری تعالیٰ ہے،

ترجمہ: "اور ان لوگوں کو اپنی مجلس سے علیحدہ نہ کیجئے۔ جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے رہتے ہیں جس سے خاص اس کی رضا کا ارادہ کرتے ہیں۔"

(سورۃ انعام رکوع ٦)

احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں

ذکر الٰہی کی فضیلت کے ضمن میں بہت سی احادیث مبارکہ بیان ہوئی ہیں جن کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کس قدر فضیلت ہے اور اللہ تعالیٰ اپنا ذکر کرنے والے بندوں سے کس قدر محبت فرماتا ہے انہیں اپنے انعامات سے نوازتا ہے دنیا و آخرت کی کامیابیاں نصیب فرماتا ہے اپنا خصوصی فضل و کرم نازل فرماتا ہے۔ ذیل میں اسی حوالے سے چند احادیث مبارکہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

ذکرِ الٰہی کا فائدہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے کہا، مجھے ایک ایسی عبارت سکھا دیجئے کہ جس سے میں اپنے اللہ کو یاد کروں، تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا یہ کہو

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْراً وَسُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ۔

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اور اسی کے لیے شکر و تعریف ہے، اللہ ہر نقص و عیب سے پاک ہے، لوگوں کا پالنے والا اور آقا ہے، بندہ کے پاس کوئی تدبیر اور کوئی قوت نہیں ہے، تدبیر و قوت بندہ کو صرف اللہ کے سہارے پر ملتی ہے جو مکمل اقتدار کا مالک اور علم اور انصاف کے ساتھ اقتدار کو استعمال کرنے والا ہے۔"

اُس شخص نے کہا، یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہوا میرے لیے کیا ہے؟ میں کیا کہوں؟ حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا، تم کہو

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

ترجمہ: "اے اللہ تو میرے گناہ معاف کردے مجھ پر رحم کر مجھے سیدھے رستہ پر چلا اور مجھے روزی عطا فرما۔"

(مسلم شریف)

ذکر الٰہی سے زندگی

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا،

"اس شخص کی مثال جو اپنے پروردگار کو یاد کرتا ہے اس شخص کی سی ہے جس کے اندر زندگی پائی جاتی ہے اور اس شخص کی مثال جو اللہ کو یاد نہیں کرتا ایسی ہے جیسے کہ کوئی میت۔" (بخاری، مسلم)

اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا،

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں جب اس کے دونوں ہونٹ ہلتے ہیں تو اس وقت میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔" (بخاری شریف)

بلند مرتبہ عمل

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے ارشاد فرمایا کہ،

"کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمام اعمال میں بہترین چیز ہے اور تمہارے پروردگار کے نزدیک سب سے پاکیزہ اور تمہارے درجات کو بہت زیادہ بلند کرنے والی اور سونے چاندی کو (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرنے سے بھی زیادہ بہتر اور (جہاد میں) تم دشمنوں کو قتل کرو اور وہ تم کو قتل کریں اس سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔ صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کیا، ضرور بتائیں۔ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا اللہ کا ذکر ہے۔" (ترمذی شریف)

افضل شخص

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ،

"اگر ایک شخص کے پاس بہت سے روپیے ہوں اور وہ اُن کو تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ کے ذکر میں مشغول ہو تو ذکر کرنے والا افضل ہے۔" (طبرانی)

بخشش کے حقدار

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ،

"جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے اکٹھے ہوں اور اُن کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تم لوگ بخش دیئے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں"۔ (احمد، طبرانی)

جنت کے باغ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ،

"جب جنت کے باغات پر سے گزرو تو خوب چرو، کسی نے عرض کیا کہ جنت کے باغات کیا ہیں۔ ارشاد فرمایا، ذکر کے حلقے"۔ (ترمذی شریف)

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ،

" اللہ تعالیٰ نے نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ایسے سیاح فرشتوں کو پیدا فرمایا جو زمین میں سفر کرتے رہتے ہیں جب وہ کسی جماعت کو ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو دوسروں سے کہتے ہیں کہ ادھر اپنی مطلوبہ چیز

کی طرف آؤ چنانچہ وہ سب فرشتے جمع ہو جاتے ہیں اور انہیں آسمان تک گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا؟ وہ کیا کر رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں یا اللہ! وہ تیری حمد، تیری بزرگی اور تیری تسبیح بیان کر رہے تھے؛ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں تو اس سے بھی زیادہ تیری تسبیح و تمجید کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ جہنم کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جہنم کو دیکھ لیں تو اس سے اور زیادہ بھاگیں اور نفرت کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کیا چیز مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ جنت کا سوال کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے

ہیں تمہیں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو گی ؟ فرشتے کہتے ہیں وہ اسے اور زیادہ چاہیں گے ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا ہے ، فرشتے عرض کرتے ہیں ان میں فلاں بن فلاں بھی تھا جو اپنی کسی ضرورت کے لیے آیا تھا ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ ایسی جماعت (ذکر الٰہی کرنے والی) ہے کہ جس کا ہم مجلس وہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔"

کتاب وسُنت کی روشنی میں

دُعا کی فضیلت

دُعا کی فضیلت کے ضمن میں قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں بکثرت بیان کیا گیا ہے چنانچہ ذیل میں انہی ارشادات عالیہ کو صفحات کی زینت بنایا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی دُعا قبول کرتا ہے

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے

ترجمہ "اور اے رسول ! میرے بندے جب آپ سے

میرے متعلق پوچھیں تو انہیں بتا دیجئے کہ میں ان سے قریب ہی ہوں، پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں، لہٰذا انہیں میری دعوت قبول کرنی چاہیے اور مجھ پر ایمان لانا چاہیئے تاکہ راہ راست پر چلیں۔" (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۶)

اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا برحق ہے

قرآن پاک کی سورۃ الرعد میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: "اسی کو پکارنا برحق ہے اور یہ لوگ اس کو چھوڑ کر جن ہستیوں کو پکارتے ہیں وہ ان کی دعاؤں کا کوئی جواب نہیں دے سکتے ان کو پکارنا تو ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا کر چاہے کہ پانی اس کے مُنہ میں آ پہنچے حالانکہ پانی اس تک کبھی نہیں پہنچ سکتا بس اسی طرح کافروں کی دعائیں بے نتیجہ بھٹک رہی ہیں۔"

(سورۃ الرعد آیت ۱۴)

عالم کا پروردگار

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ جو تمام عالم کا پروردگار ہے

(اسی کے حضور) دُعا کیا کرو۔" (سورہ توبہ آیت ۱۲۹)

اللہ سے دُعا کرو

ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

ترجمہ: "اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔"

(سورۂ مؤمن آیت ۶۰)

ظالم کون

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: "اور اللہ کے سوا کسی اور سے مت دُعا کرو جو نہ تیرا بھلا کرے اور نہ بُرا اور اگر پھر تُو نے ایسا کیا تو بے شک ظالموں میں سے ہو جائے گا اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اس کو ہٹانے والا کوئی نہیں اور اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچاتا ہے تو کوئی اس کے فضل کو پھیرنے والا نہیں اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے اور وہی معاف کرنے والا مہربان ہے۔"

سورۂ یونس)

اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنا

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: "(اے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام) آپ فرما دیجئے کہ میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔" (سورۃ جن)

عجز وانکساری سے دُعا

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: "اے لوگو! اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چُھپکے چُھپکے پکارا کرو۔" (سورۃ الاعراف)

دُعا کی قبولیت

ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

ترجمہ: "تم مجھے پکارو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا۔" سورۃ الاعراف)

بارگاہِ الٰہی میں دُعا

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: "جب تم سمندر کے طوفان زندگی سے مایوس کر دیئے جاتے ہو تو تم اُسی کو پکارتے ہو اسی کی طرف گریہ وزاری کرتے ہو اور سب کو بھول جاتے ہو۔" (سورۃ بنی اسرائیل)

کون مشکل آسان کرتا ہے

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: "جب کوئی (پریشان حال) دُعا کرتا ہے تو کون قبول کر کے سختی کو دُور کرتا ہے۔ اور تمہیں زمین کا نائب بنایا ہے کیا اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہیں، بہت کم لوگ ہیں جو نصیحت حاصل کرتے ہیں" (سورۂ نمل)

احادیث مُبارکہ کی روشنی میں

مومن کا ہتھیار

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

" کیا میں تمہیں وہ عمل بتاؤں جو تمہارے دشمنوں سے تمہارا بچاؤ کرے اور تمہیں بھرپور روزی عطا کرے، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کیا کرو رات میں اور دن میں کیونکہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔" (مسند ابویعلیٰ)

اللہ تعالیٰ بندے کو خالی ہاتھ واپس نہیں کرتا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ،

"بے شک تمہارے پروردگار میں حد درجہ حیا اور کرم کی صفت ہے جب بندہ اس کے آگے مانگنے کے لیے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اس کو حیا آتی ہے کہ ان کو خالی ہاتھ واپس کر دے۔" (ترمذی شریف)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا رحیم ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ،

"جو اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔" (ترمذی شریف)

اللہ تعالیٰ دُعا ضرور قبول کرتا ہے

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ،

"جب کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ کی طرف مُنہ اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال ضرور پورا کر دیتا ہے یا تو اس کی مراد پوری ہو جاتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کی مانگی ہوئی چیز کو آخرت

کے لیے جمع فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک بندۂ مومن کو اپنی بارگاہ اقدس میں طلب فرمائے گا اور اس کو اپنے سامنے کھڑا کر کے پوچھے گا، اے میرے بندے! میں نے تجھے دعا کرنے کا حکم دیا تھا اور یہ وعدہ کیا تھا کہ میں تیری دُعا کو قبول کروں گا تو کیا تُو نے دُعا مانگی تھی؟ وہ کہے گا، اے باری تعالیٰ! مانگی تھی۔

پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تُو نے مجھ سے جو بھی دُعا مانگی تھی وہ مَیں نے قبول کی کیا تُو نے فلاں دن یہ دُعا نہ کی تھی کہ میں تیرا وہ رنج وغم دور کر دوں جس میں تُو مبتلا تھا اور میں نے تجھے اس رنج وغم سے نجات عطا کی تھی، بندہ کہے گا، اے پروردگار! بالکل سچ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، وہ دُعا تو میں نے قبول کر کے دنیا میں ہی تیری آرزو پوری کر دی تھی اور فلاں دن تُو نے پھر دوسرے غم میں مبتلا ہونے پر دُعا کی تھی کہ یا اللہ! اس مصیبت سے خلاصی عطا فرما، مگر تُو نے اس رنج وغم سے نجات نہ پائی اور برابر اس میں مبتلا رہا، بندہ کہے گا بے شک اے پروردگار عالم۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، میں نے

اس دُعا کے بدلے میں تیرے لیے جنت میں طرح طرح کی نعمتیں جمع کر رکھی ہیں۔ اسی طرح (اللہ تعالیٰ) دوسری حاجات کے بارے میں بھی دریافت کر کے یہی فرمائے گا۔

پھر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا،

"بندۂ مومن کی کوئی دُعا ایسی نہ ہو گی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ یہ بیان نہ فرما دے کہ میں نے یہ دنیا میں قبول کی اور یہ تمہاری آخرت کے لیے جمع کر کے رکھی۔ اس وقت بندہ مومن سوچے گا کہ کاش میری کوئی بھی دُعا دنیا میں قبول نہ ہوتی۔ اس لیے ہر حال میں بندے کو دُعا مانگتے رہنا چاہیئے۔" (مستدرک حاکم)

دُعا عبادت کا مغز

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ،

"دُعا عبادت کا مغز ہے۔" (ترمذی شریف)

توبہ کرنے والے کی دُعا جلد قبول ہوتی ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ،

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! میں نے اپنے

اُوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے تو تم بھی ایک دوسرے پر ظلم کرنے کو حرام سمجھو۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے سوائے اس شخص کے جس کو میں ہدایت دوں۔ پس مجھ سے ہدایت کی دُعا مانگو تو میں تمہیں ہدایت دوں۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اس شخص کے جس کو میں کھانا دُوں پس مجھ سے روزی مانگو تو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک ننگا ہے سوائے اس شخص کے جس کو میں پہناتا ہوں تو مجھ سے کپڑا مانگو میں تمہیں پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات میں اور دن میں گناہ کرتے ہو پس مجھ سے معافی مانگو میں تمہیں معاف کر دُوں گا۔"

(مسلم شریف)

اللہ تعالیٰ ہر دُعا قبول فرماتا ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ،

"جو بندۂ مومن کوئی دُعا کرتا ہے جس میں گناہ کی بات نہ ہو اور نہ ہی قطع رحمی ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ضرور عطا ہوتی

ہے یا تو جو اُس نے مانگا ہے اس کو وہی عطا کر دیا جاتا ہے یا اس کی دُعا کو آخرت میں اس کے لیے جمع کر دیا جاتا ہے یا آنے والی کوئی مصیبت اور تکلیف اس دُعا کے عوض روک دی جاتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، جب یہ بات ہے تو پھر ہم بہت زیادہ دُعائیں کریں گے، حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔" (مسند احمد)

بددُعا نہ کیا کرو

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ،

"تم کبھی اپنے حق میں یا اپنی اولاد اور مال کے حق میں بددُعا نہ کرو، ہوسکتا ہے کہ وہ وقت دُعا کی قبولیت کا ہو اور تمہاری وہ دُعا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے جس کے نتیجہ میں خود تم پر یا تمہاری اولاد یا مال پر کوئی آفت آجائے۔" (مسلم شریف)

دُعا ضرور کیا کرو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ،

"بے شک دُعا نفع مند ہوتی ہے ان حوادث میں بھی جو نازل ہو چکے ہیں اور اُن میں بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئے پس اے اللہ کے بندو! دُعا کا اہتمام کرو۔"
(ترمذی شریف)

رزقِ حلال کمانے والے کی دُعا قبول ہوتی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ،

" اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاک ہی کو قبول فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کو اسی بات کا حکم دیا ہے جس کا اس نے رسولوں کو حکم دیا ہے، چنانچہ اُس نے فرمایا، اے پیغمبرو! پاکیزہ روزی کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ اور مومنین کو خطاب کرتے ہوئے اُس نے فرمایا، اے اہلِ ایمان! جو پاک اور حلال چیزیں ہم نے تم کو بخشی ہیں وہ کھاؤ، پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبی مسافت طے کر کے مقدس مقام پہ آتا ہے غبار سے اَٹا ہوا ہے، گرد آلود ہے اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے" اے میرے پروردگار! (اور دُعائیں مانگتا ہے) حالانکہ

اس کا کھانا حرام ہے اس کا پینا حرام ہے۔ اس کا لباس حرام ہے اور وہ حرام ہی پر پلا ہے تو ایسے شخص کی دُعا کیونکر قبول ہو سکتی ہے۔" (مسلم شریف)

سب سے اچھا عمل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

"اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی چیز اور کوئی عمل دُعا سے زیادہ عزیز نہیں۔" (ترمذی شریف)

عجلت سے کام نہ لو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

"تمہاری دُعائیں اس وقت تک قبول ہوتی ہیں جب تک کہ عجلت سے کام نہ لیا جائے (اور عجلت یہ ہے کہ) بندہ کہنے لگے کہ میں نے دُعا مانگی تھی مگر وہ قبول ہی نہیں ہوئی۔" (بخاری شریف)

دُعا کے فوائد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

"جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے

لیکن تین قسم کے اعمال ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے
کے بعد بھی ملتا رہتا ہے ایک یہ کہ وہ صدقہ جاریہ کر
جائے یا ایسا عمل چھوڑ جائے جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں
تیسرے نیک لڑکا جو اس کے لیے دعا کرتا رہے ۔"
(مسلم شریف)

عبادت کا بنیادی مقصد

جو لوگ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی غرض سے عبادت کرتے ہیں وہ بھی خوف ورجاء اور رغبت سے خالی نہیں، وہ اپنے مقصد کے پورا ہو جانے کی رغبت رکھتے ہیں اور اس کے پورا نہ ہونے سے خوف زدہ رہتے ہیں۔ انبیاء کرام [illegible] اخلاص کے بلند ترین مرتبے پر فائز تھے اس کے باوجود پروردگار عالم قرآن پاک میں ان کی عبادت کے نصب العین کو رغبت اور خوف سے عبارت فرماتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خَاشِعِيْنَ ○

ترجمہ: "بے شک یہ پیغمبر (علیہ السلام) نیکیوں کے بجالانے میں انتہائی مستعدی سے کام لیتے تھے اور رغبت اور خوف کے محرک سے متاثر ہو کر وہ ہماری عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے اور ہماری ہی بارگاہ میں وہ عاجزی کرتے تھے۔" (سورۃ الانبیاء آیت ۹۰)

اللہ تعالیٰ نے کامیابی کا دارومدار اس بات پر رکھا ہے کہ عبادت کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ انسان اللہ تعالیٰ اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا بھی رہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

ترجمہ: "اور جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس کی مخالفت سے بچے پس ایسے لوگ بامراد ہوں گے"۔ (سورۃ النور آیت ۵۲)

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

ترجمہ: "جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو اور جس چیز سے روک دیں اس سے باز رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے"۔ سورۃ الحشر آیت ۷)

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کی فضیلت قرآن پاک میں اس طرح سے بیان ہوئی ہے کہ،

ترجمہ: "اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے تھے وہ گروہ در گروہ ہو کر جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس (جنت) کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور وہاں محافظ (فرشتے) ان سے کہیں گے السلام علیکم،

(سورۃ الزمر آیت ۷۳)

قرآن پاک میں ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: "جو شخص اللہ تعالیٰ سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع ہونے والا دل لے کر آئے گا اس جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جا یہ دن ہے ہمیشہ رہنے کا ان کو بہشت میں سب کچھ ملے گا۔" (سورۃ ق آیات ۳۲ تا ۳۴)

اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ اقدس کا قرب حاصل کرنے والوں کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

ترجمہ: " (نصف شب کو عبادت کرتے وقت) ان کے پہلو اپنے نرم بستروں سے جدا ہو جاتے ہیں اور وہ اُمید و خوف کے جذبات سے اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو رزق دیا ہے اس سے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔"

(سورہ الم سجدہ آیت ۱۶)

ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ عرش الٰہی کے پائے پر تحریر ہے کہ جو میری اطاعت کرے گا میں اس کی بات مانوں گا جو مجھ سے محبت کرے گا میں اسے اپنا محبوب بناؤں گا۔ جو مجھ سے مانگے

گا ئیں اسے عطا کروں گا اور جو بخشش کی طلب کرے گا میں اسے بخش دُوں گا۔"

اس حدیث پاک کی روشنی میں ہر ہوش مند اور دانشمند کے لیے ضروری ہے کہ وہ خوف اور بھرپُور خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اس کے نازل کردہ مصائب پر صبر کرے اس کی نعمتوں کا شکر کرتے ہوئے کم و بیش پر قانع ہوجائے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میری قضاء پر راضی، مصائب پر صابر نہیں اور نعمتوں کا شکر نہیں ادا کرتا اور کم و بیش پر قناعت نہیں کرتا وہ میرے سوا کوئی اور رب تلاش کرلے۔

کامیابی کا اصل راستہ

اللہ تعالیٰ پر توکل اور شرک

بلا شبہ یہ بات حقیقت ہے کہ انسان ہمیشہ اس چیز پر بھروسہ کرتا ہے جس سے وہ اپنی امیدیں و توقع وابستہ کرتا ہے اس لیے جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی غیر پر بھروسہ کرتا ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے غافل ہے اس کا توکل اللہ تعالیٰ پر نہیں بلکہ اُن چیزوں پر ہے جن پر وہ بھروسہ کرتا ہے یہ شرک ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے سختی سے ممانعت فرمائی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

ترجمہ: " اور بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو اس کا شریک بناتے اور ان سے اللہ تعالیٰ کی طرح محبت رکھتے ہیں، مگر جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں بہت زیادہ سرشار ہیں اور اگر یہ ظالم لوگ اس حالت کو دیکھ لیں جبکہ عذاب ان کو سامنے نظر آجائے گا تو انہیں اور زیادہ یقین ہو جائے گا کہ تمام تر طاقت اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ کا

عذاب نہایت سخت ہے، یہ وہ حالت ہے جبکہ بیزار ہوں گے پیشوا اپنے پیروکاروں سے اور دیکھیں گے عذاب اور کٹ جائیں گی ان سب کی ڈوریں اور کہیں گے (پیروکار) کاش ہمیں لوٹ کر جانا ہوتا (دنیا میں) تو ہم ان سے توڑ دیتے جیسے انہوں نے ہم سے توڑ دی یونہی اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال دکھائے گا ان پر حسرتیں بن کر اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں۔"

(سورۂ بقرہ ۱۶۵ تا ۱۶۷)

قرآن پاک میں ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: " جو شخص اللہ تعالیٰ سے شرک کرتا ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے وہ آسمان سے گر کر مر گیا اور پرندے اس کا گوشت نوچتے ہیں یا ہوا اسے دور دراز مقام پر اڑا کر لے جائے۔" (سورۃ الحج)

اللہ تعالیٰ کا حق

ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک سفر میں) میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے درمیان کجاوہ کا صرف پچھلا حصہ حائل تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے معاذ بن جبل (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)!

میں نے کہا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! غلام حاضر ہے، ارشاد فرمائیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکوت اختیار فرمایا) پھر کچھ دُور چلنے کے بعد پُکارا، اے معاذ بن جبل ! میں نے وہی الفاظ دہرائے جو پہلی مرتبہ کہے تھے۔ مگر آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ نہیں فرمایا) پھر کچھ دور چلنے کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پُکارا اے معاذ بن جبل ! میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! غلام حاضر ہے، ارشاد فرمائیں۔ تب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر کیا ہے ؟ میں نے کہا، اللہ اور رسول ہی بہتر علم رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اسی کی بندگی کریں اور بندگی میں کسی غیر کو ذرا بھی شریک نہ بنائیں۔ پھر آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تھوڑی دُور چلنے کے بعد فرمایا، اے معاذ! میں نے کہا، ارشاد ہو، یہ غلام آپ کی بات غور سے سُنے گا اور وفادارانہ آپ کی اطاعت کرے گا۔ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے ؟ میں نے کہا اللہ و رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے والے بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔" (بخاری و مسلم)

مُشرک کون ہیں

اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی سورۂ توبہ میں ارشاد فرماتا ہے کہ،

ترجمہ :" اے ایمان والو! مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں دولت مند کر دے گا اپنے فضل سے اگر چاہے، بےشک اللہ علم و حکمت والا ہے، اُن سے لڑو جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان نہیں لاتے اور اس چیز کو حرام نہیں مانتے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر، اور یہودی بولے عُزیر (علیہ السلام) اللہ کا بیٹا ہے اور اور نصرانی بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے مُنہ سے بکتے ہیں اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں، انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا اور مسیح بن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کی عبادت کریں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں وہ پاک ہے ان کے شریک مقرر کرنے سے (وہ) چاہتے ہیں کہ

اللہ کا نُور اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ نہ مانے گا مگر یہی
بات کہ اپنا نور پورا کرے اگر چہ کافر بُرا مانیں، وہی ہے
جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا
کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے چاہے مُشرک
بُرا مانیں۔ (سورۃ التوبہ آیات ۲۸ تا ۳۳)

شرک اور توکل کا تذکرہ

قرآن پاک سورۂ یونس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

ترجمہ: "سُن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف
ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے
ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت
میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے
اور تم ان کی باتوں کا غم نہ کرو بے شک عزت ساری
اللہ کے لیے ہے وہی سُنتا جانتا ہے، سُن لو بے شک
اللہ ہی کے مُلک ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے
زمینوں میں اور کس کے پیچھے جا رہے ہیں وہ جو اللہ
کے سوا شریک پکار رہے ہیں وہ تو پیچھے نہیں جاتے
مگر گمان کے اور وہ تو نہیں مگر اٹکلیں دوڑاتے، وہی
ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی کہ اس میں چین
پاؤ اور دن کو روشن رکھنے والا بنایا، بے شک

اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے لیے، بولے اللہ نے اپنے لیے اولاد بنائی، اس کو پاکی وہی بے نیاز ہے، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، تمہارے پاس اس کی کوئی بھی سند نہیں، کیا اللہ پر وہ بات بتلاتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔ تم فرماؤ وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اُن کا بھلا نہ ہوگا۔ دنیا میں کچھ برت لینا ہے پھر انہیں ہماری طرف واپس آنا پھر ہم انہیں سخت عذاب چکھائیں گے بدلہ ان کے کفر کا، اور انہیں نوح (علیہ السلام) کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اُس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا اور اللہ کی نشانیاں یاد دلانا تو میں نے اللہ ہی پر توکل کیا۔
(سورۂ یونس آیات ۶۲ تا ۷۱)

کلمہ ردِّ کفر و شرک

یہ پانچواں کلمہ کفر و شرک سے بیزاری کے اظہار کا کلمہ ہے جب کوئی شخص خلوص دل سے اس کلمے کو پڑھتا ہے اور کفر و شرک اور گناہوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی حفظ و امان میں لے لیتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْـًٔا

وَ اَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْهُ وَ تَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَ اَسْلَمْتُ وَ اٰمَنْتُ وَ اَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں شریک ٹھہراؤں تیرا کسی چیز کو اس حالت میں کہ مجھے اس کا علم ہو اور میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں ہر اس گناہ کی جس کا مجھے علم نہ ہو۔ میں اس سے توبہ کرتا ہوں اور میں بیزار ہوں کفر سے شرک سے اور ایمان لے آیا ہوں اور میں سچے دل سے کہتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہدایت فرمائی کہ اگر تم ہر روز تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لو گے تو اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں ہر طرح کے چھوٹے بڑے، کھلے اور چھپے شرک سے محفوظ رکھے گا وہ کلمات یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ ؕ

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرا شریک ٹھہراؤں کسی چیز کو جس کو میں جانتا ہوں اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں ہر اس گناہ کی جسے میں نہیں جانتا۔“

آیت کریمہ

آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ میں بلاشبہ شرک کی نفی کی گئی ہے اللہ تعالیٰ کے معبودِ برحق ہونے کا اقرار واعتراف کیا گیا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ پر ہی توکل وبھروسہ کا اظہار کیا گیا ہے۔

عبادت اور توکل کے معنی و مطالب

اگر بغور دیکھا جائے تو اس بات کا علم بخوبی طور پر ہوتا ہے کہ بعض الفاظ جیسا کہ مثال کے طور پر "ایمان"، کا لفظ جب کسی دوسرے لفظ مثلاً "اسلام" وغیرہ کے مقابل ذکر کیا جائے تو ان کے معنی و مطالب محدود ہوتے ہیں لیکن ان کو الگ الگ استعمال کرنے کی صورت میں ان کے معنی و مطالب بہت وسیع ہو جاتے ہیں بالکل اسی طرح اگر عبادت کا لفظ توکل وغیرہ سے الگ کرکے استعمال کیا جائے تو توکل اور دوسرے مقامات اس کے معنی و مطالب میں داخل سمجھے جاتے ہیں اور یہ مضمون بھی بہت زیادہ وسیع معنی و مطالب رکھتا ہے مثال کے طور پر قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے،

ترجمہ: وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں سو تم خالص اعتقاد کرکے اس کو پکارا کرو تمام خوبیاں اسی اللہ کے لیے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ آپ کہہ دیجیے کہ مجھ کو اس سے ممانعت کر دی گئی ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن کو اللہ کے علاوہ تم پکارتے ہو جبکہ میرے پاس میرے رب

کی نشانیاں آچکیں اور مجھ کو حکم یہ ہوا کہ میں رب العالمین کے سامنے گردن جھکا لوں۔"

(سورۂ المومن آیات ۶۵ تا ۶۶)

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

ترجمہ: "اے میرے ایماندار بندو! میری زمین فراخ ہے سو خالص میری ہی عبادت کرو۔"

(سورۂ العنکبوت، آیت ۵۶)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ خصوصی طور پر حکم فرماتا ہے کہ جو اُس پر ایمان لائے ہیں ان کے لیے لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کریں۔ قرآن پاک ہی میں ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

ترجمہ: "اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم کو تاکید نہیں کر دی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا صریح دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا رستہ ہے۔" (سورۂ یٰسین آیات ۶۰ تا ۶۱)

قرآن پاک اس آیت مبارکہ میں تمام انسانوں کو خطاب کیا گیا ہے اور اس بات کی یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرنا صراط مستقیم ہے۔ ایک اور جگہ پہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ: "اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔"

(سورۃ الذاریت آیت ۵۶)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو پیدا کرنے کا مقصد بیان فرمایا ہے کہ ان کی تخلیق صرف اس لیے کی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ قرآن پاک میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے حکم کے ساتھ ساتھ پروردگار عالم پر توکل کرنے کا بھی ذکر کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: "تم اللہ ہی کی عبادت کرو اور اسی پہ توکل کرو۔"

(النحل ۱۲۳)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔" (سورۃ الفاتحہ آیت ۴)

عمومی و خصوصی مفہوم

بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو کبھی تو عمومی مفہوم کا اظہار کرتے ہیں اور کبھی ان سے خصوصی مفہوم کا اظہار ہوتا ہے انہی الفاظ میں ایک لفظ "منکر" ہے جو اکثر اوقات "معروف" کے مقابلے میں استعمال ہو کر عمومی کے معانی و مطالب بیان کرتا ہے مثال کے طور پر قرآن پاک میں مسلمانوں سے خطاب ہوتا ہے۔

ترجمہ: "تم سب اُمتوں میں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لیے بھیجے گئے ہو، اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور بُرے کاموں سے روکتے ہو۔" (سورۂ آل عمران آیت ۱۱۰)

ایک اور جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے،

ترجمہ: "نیک باتوں کی تعلیم کرنے والے اور بُری باتوں سے باز رکھنے والے اور اللہ کی حدوں کا خیال رکھنے والے اور ایسے مومنوں کو (جن میں یہ صفات ہوں) آپ خوشخبری سنا دیجئے۔ (سورۂ التوبہ آیت ۱۱۴)

قرآن پاک کی سورۃ الاعراف کی آیت ۱۵۷ میں ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: "آپ ان کو نیک کام کا حکم کریں اور بُرے کاموں سے منع کریں۔"

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مفہوم کو قرآن پاک میں نماز کے ضمن میں بھی بیان کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

ترجمہ: "بے شک نماز کی پابندی بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔" (سورۂ العنکبوت ۴۵)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآءِ

ذِی الْقُرْبیٰ وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ (النحل آیت ۹۰)

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم انصاف کرو، احسان کرو، رشتہ داروں کو کچھ دیا کرو اور بے حیائی اور بُرے کاموں سے بھی وہ تم کو منع کرتا ہے۔"

قرآن پاک میں ہی ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے،

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

ترجمہ: مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، اور نماز ادا کرتے ہیں۔"

محبت، توکل اور خوف کے معنی

توحید کے معنی و مطالب

میں یہ باتیں شامل ہیں کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کیا جائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ خالص محبت رکھنا اور صرف اسی سے ڈرنا اور کسی کا بھی ڈر یا خوف اپنے دل میں نہ لانا محبتِ الٰہی کے بارے میں قرآن پاک کی سورۃ البقرہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ (البقرہ ۱۶۵)

ترجمہ: اور بعض لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں اور ان کے ساتھ اللہ کی طرح محبت رکھتے ہیں لیکن جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔"

خوف الٰہی اور توکل علی اللہ کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: سچے اہل ایمان تو وہی لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں (اور) جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے جو کچھ ان کو دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں (بس) سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لیے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت ہے اور عزت کی روزی۔"

(سورۃ الانفال آیات ۲ تا ۴)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے،

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔
(سورۃ الانفال آیات ۲ تا ۴)

ترجمہ: اور جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے اور
اللہ سے ڈرے اور اس کی خاطر پرہیزگاری کرے پس
ایسے لوگ بامراد ہوں گے۔"

خشیت الٰہی کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے،
ترجمہ: " اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ
اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔"
(سورۃ البقرہ آیت ۲۳۱)

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔
ترجمہ: " جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو اور جس چیز
سے روک دیں اس سے باز رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو
بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔"
(سورۃ الحشر آیت ۷)

اسی حوالے سے قرآن پاک کی سورۃ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے،
وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ
قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ۔
(سورۃ توبہ آیت ۵۹)

ترجمہ : " اور اگر وہ اللہ اور اس کے رسول کے عطا کیے گئے پر راضی ہو جاتے اور کہہ دیتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اور اس کا رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنے فضل سے جلد ہی اور زیادہ عطا کریں گے اور ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہیں "

اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرنے کے حوالے سے قرآن پاک میں ایک جگہ پر ارشاد ہوتا ہے،

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝
وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ (سورۃ الانشراح ۷، ۸)

ترجمہ : " (اے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام) جب (تبلیغ سے) فراغت حاصل کریں تو دریافت کیجئے اور اپنے پروردگار کی طرف رغبت کیجئے "

قرآن پاک میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کے لیے خالص محبت رکھنے کا ذکر اس طرح سے کیا گیا ہے۔

ترجمہ : " تم کوئی ایسی قوم نہیں پاؤ گے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے ہوں اور پھر وہ ان لوگوں سے محبت کریں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں خواہ وہ لوگ اس کے سگے باپ یا بھائی ہوں یا ان کے عزیز بیٹے یا قبیلہ کے اشخاص ہوں۔ (المجادلہ آیت ۲۲)

توکل کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

ترجمہ: "پس اگر وہ پھر جائیں تو کہیے کہ مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میرا توکل ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے"

اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والوں کی فضیلت کے بارے میں احادیث مبارکہ میں بھی بیان کیا گیا ہے چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ،

"میں نے تمام اُمتوں کو مکہ میں حج کے موقع پر جمع ہونے کی جگہ دیکھا اور میں نے اپنی اُمت کو دیکھا اس نے ہر بلندی و پستی کو گھیر رکھا تھا، مجھے ان کی کثرت تعداد اور صورتوں نے بہت حیران کیا، تب مجھ سے کہا گیا، کیا تم راضی ہو؟ میں نے کہا، ہاں! پھر کہا گیا ان کے ساتھ ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں جائیں گے آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا وہ لوگ جو جسموں کو

نہیں داغتے، فالیں نہیں لیتے، چوری چھپے لوگوں کی باتیں نہیں سُنتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے، آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا، اے اللہ! عکاشہ کو ان میں سے کر دے۔

پھر ایک اور صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! میرے لیے بھی دُعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔

خوف کے باب میں فرمان باری تعالیٰ ہے۔

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ

ترجمہ: "تم لوگوں سے نہیں مجھ سے ڈرو"

ایک اور آیت مبارکہ میں ارشاد ہوتا ہے،

فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

ترجمہ: "اگر تم مومن ہو تو لوگوں سے نہیں مجھ سے ڈرو"

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے،

فَاَمَّا مَنْ طَغٰىۙ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَاۙ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ؕ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى

النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی۔

ترجمہ:" پس جس کسی نے نافرمانی کی اور دنیا کی زندگی کو سب کچھ جانا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے رہنے کے مقام سے ڈرا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روک دیا تو اس کی پناہ گاہ جنت ہے۔"

حاصل کلام

اس تمام بحث میں یہ بتانا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے اور خوف الٰہی کو دل میں رکھ کر بارگاہ الٰہی میں دعا مانگی جائے تو وہ دعا یقیناً قبولیت کی سند حاصل کرتی ہے آیتہ کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعتراف ہے اور اس کے معنی و مطالب میں یہ بات شامل ہے کہ پروردگار عالم پر ہی توکل کیا گیا ہے۔ مشرکین اس بات کو مانتے تھے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی ہر ایک چیز کا خالق اور رازق ہے مگر وہ الوہیت میں دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے تھے جبکہ عقیدہ توحید کا مفہوم ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے سوا کوئی حاجت روا نہیں وہی مصائب سے نجات عطا کرتا ہے وہی آزمائش و امتحان میں سرخرو کرتا اور کامیابی سے نوازتا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں

حضرت یونس علیہ السلام کی دُعا

بلا شبہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مصیبت کو دور نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: "اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اور کوئی بھی نہیں جو اسے دُور کر سکے اور اگر وہ تم کو بھلائی پہنچانا چاہے تو کوئی بھی اس کے فضل کو رد کرنے والا نہیں" (سورۂ یونس ۱۰۷)

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے،

ترجمہ: "فرما دیجئے کہ وہ کون ہے جو تم کو اللہ سے بچا سکے اگر وہ تمہارے ساتھ بُرائی کرنا چاہے یا وہ کون ہے جو اللہ کے فضل کو تم سے روک سکے اگر وہ تم پر فضل کرنا چاہے اور اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائیں گے اور نہ کوئی مددگار" (سورۂ الاحزاب آیت ۱۷)

اعمال کا بدلہ

اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ انسان کو جو بھی تکلیف اور مصیبت پہنچتی ہے اس کا سبب انسان کے اپنے اعمال ہوتے ہیں اور اپنے اعمال کے نتیجہ میں ہی وہ مصیبت و ابتلاء میں مبتلا ہوتا ہے قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: " تم کو جو کچھ بھی تکلیف پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے کیے ہوئے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے اور اللہ تو بہت سے گناہوں کو معاف بھی کر دیتا ہے۔" (شوریٰ ۳۰)

اسی ضمن میں ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے،

ترجمہ: " اے میرے وہ بندو! جو اپنی جانوں پر زیادتی کر بیٹھے ہو اللہ کی رحمت سے ہرگز مایوس نہ ہو نا یقیناً اللہ تمہارے تمام کے تمام گناہ معاف فرما دے گا بے شک وہ بہت ہی معاف فرمانے والا اور بڑا مہربان ہے۔" (الزمر ۵۳)

بخشش طلب کرنا

حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اپنی خطا کی معافی طلب فرمائی اور کہا،

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام پر فضل و کرم نازل کیا

اور ان کو مچھلی کے پیٹ سے باہر نکالا ان کو مصیبت سے نجات عطا فرمائی بلا شبہ جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے اپنے قصور اور خطا کی معافی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو بخش دیتا ہے اور مصیبت سے نجات دیتا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے،

ترجمہ: " یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آپ ان میں موجود ہوں اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے اور یہ بھی ناممکن ہے کہ ان کو بخشش طلب کرنے پر عذاب میں مبتلا کر دیا جائے "

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس پر عذاب نہیں کرتا جو اس سے اپنی خطاؤں کی معافی طلب کرے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہوئے اپنی عاجزی وانکساری کا اظہار کرے، ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے،

ترجمہ: " اور اگر کبھی ان سے کوئی فحش کام سرزد ہو جاتا ہے یا وہ اپنے اوپر کبھی زیادتی کر لیتے ہیں تو پھر انہیں اللہ یاد آجاتا ہے اور وہ اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو معاف کر سکتا ہو؟ اور وہ جانتے بوجھتے اپنے کیے پر ہرگز اصرار نہیں کرتے " (سورۃ آل عمران آیت ۱۳۵)

اللہ تعالیٰ کی خوشی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور

کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

" بندہ گناہ کرنے کے بعد معافی مانگنے کے لیے جب اللہ کی طرف پلٹتا ہے تو اللہ کو اپنے بندے کے پلٹنے پر اس شخص کے مقابلہ میں زیادہ خوشی ہوتی ہے جس نے اپنی اونٹنی جس پر اس کی زندگی کا دار و مدار تھا کسی بیابان میں کھو دی ہو پھر اس نے اچانک اسے پا لیا ہو۔ ایسے ہی آدمی کے توبہ کرنے پر اللہ خوش ہوتا ہے بلکہ اللہ کی خوشی اس کے مقابلہ میں بڑی ہوتی ہے کیونکہ وہ رحم و کرم کا سرچشمہ ہے۔ " (بخاری شریف، مسلم شریف)

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کے قول لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ میں اللہ تعالیٰ سے رجوع کرتے ہوئے کس قدر جذبے اور یکسوئی کا اظہار کیا گیا ہے۔

بھلائی کا منبع

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار پایا جاتا ہے اور اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ میں اپنی خطا اور بھول کا اعتراف ہے اور بادی النظر میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی گئی ہے اس لیے کہ تمام خیر و برکت و بھلائی کا منبع پروردگار عالم کا ارادہ اور مشیت ایزدی ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جس چیز کو وہ نہ چاہے اس کا ہونا

محال اور ناممکن ہے اس خیر و برکت سے مستفید ہونے میں بعض اوقات انسان کے اپنے ایسے اعمال ہوتے ہیں کہ جو اس فائدے کی راہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں مگر جب بندہ اللہ تعالیٰ سے رجوع کرتا ہے صدقِ دل سے اپنی خطا کا اعتراف اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کرتا ہے تو اس سے بندے پر اللہ تعالیٰ کی خیر و برکات کا نزول ہوتا ہے اس لیے ہر انسان کو جب بھی کبھی اس سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے حضور صدقِ دل سے معافی مانگنی چاہیئے اور اپنی خطا کا اعتراف کرتے ہوئے بخشش طلب کرنی چاہیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ہر فعل و عمل سے آگاہ ہے وہ علیم و خبیر ہے اور ہر ایک بات کو جانتا ہے کوئی بھی بات اُس سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے،

"اور وہی ہے معبودِ برحق آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی وہ تمہارے پوشیدہ احوال کو بھی اور تمہارے ظاہر احوال کو بھی جانتا ہے اور تم جو کچھ عمل کرتے ہو اس کو بھی جانتا ہے۔" (سورۃ الانعام آیت ۳)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ،

"بے شک اللہ تعالیٰ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے اور

گناہوں سے بچنا اور عبادت کی قوت سوائے اللہ تعالیٰ کے
اور کسی سے حاصل نہیں ہو سکتی ۔"

حضرت عُمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا قول مبارک ہے کہ،
" جس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں
اور جسے اللہ بے راہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا
نہیں اور جس نے اللہ پر توکل کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے
کافی ہے۔"

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا قول مبارک ہے کہ،
" سوائے اپنے رب تعالیٰ کے کسی سے اُمید نہ رکھ اور
سوائے اپنے گناہ کے کسی سے نہ ڈر۔"

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک ہے کہ،
" انسان کو صرف اپنے پروردگار سے ہی اُمید رکھنی چاہیئے
اور صرف اپنے گناہوں سے ہی ڈرنا چاہیئے۔"

خوف و رجاء اور اُمید

ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جوان کے پاس تشریف لائے جو نزع کے عالم میں تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے آپ کو کس حال میں پاتے ہو؟ اُس نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں اللہ کی رحمت کا اُمیدوار ہوں اور اپنے گناہوں سے خوفزدہ ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سن کر فرمایا، کسی بندے کے دل میں ایسی دو باتیں جمع نہیں ہوتیں مگر اللہ تعالیٰ اس بندے کی اُمید پوری کر دیتا ہے اور اسے گناہوں کے خوف سے بے نیاز کر دیتا ہے"۔

ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا،

"وہ شخص ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہو گا جو اللہ کے خوف سے رو یا یہاں تک کہ دُودھ دوبارہ تھن میں لوٹ آئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ کا غبار اور دھواں یکجا نہیں ہوں گے"۔

مقصد یہ کہ بندے کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے ہی اُمید و توقع رکھنی چاہیے اور خوف الٰہی اپنے دل میں رکھنا چاہیئے۔

حصُول کے اسباب

بلاشبہ پروردگار عالم نے ہر چیز کے حصول کے لیے اسباب

مقرر فرمائے ہیں مگر اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ بذات خود اسباب کچھ بھی اثر نہیں رکھتے اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کے اثر کو باطل فرما دے اور بغیر اسباب کے جو چاہے وہ کر دے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے کہ،

ترجمہ: " اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے "۔ (الرعد ۳۹)

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے،

" اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے بناتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پُورا قادر ہے "۔ (سورۃ النور آیت ۴۵)

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ

کامیاب وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ و توکل کرتا ہے اور ہر کام میں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رغبت رکھتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ،

ترجمہ: " اور مسلمانوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے "۔
(سورۂ آل عمران آیت ۱۲۲)

خالص توحید اور طلب مغفرت

جو کوئی خالص توحید کا عقیدہ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے مغفرت طلب کرے تو بلاشبہ پروردگار اس کی دُعا قبول فرماتا ہے اور بندے کو دنیا و آخرت کے شر سے محفوظ رکھتا ہے خالص توحید کے اسی عقیدے کو مضبوطی سے تھامتے ہوئے حضرت یونس علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں یہ دُعا کی تھی،

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پروردگارِ عالم نے اسی لیے قرآن مجید کی اکثر آیاتِ مبارکہ میں توحید اور استغفار کا ساتھ ساتھ ذکر فرمایا ہے مثلاً قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے،

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ (سورۂ محمد: ۱۹)

ترجمہ: "تم جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہ کے لیے اور مومن مرد اور مومن عورتوں کے لیے مغفرت طلب کرو۔"

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنَّنِیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ

وَّ بَشِیْرٌ وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ ۔ (سورۂ ہود آیات ۲ تا ۳)

ترجمہ: "اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت مت کرو بے شک میں اللہ کی طرف سے تمہارے لیے ڈرانے والا اور خوشخبری لانے والا ہوں اور بے شک تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو اور اسی کی طرف رجوع کرو۔"

سورۂ ہود میں ارشاد ہوتا ہے،

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ (سورہ ہود: ۵۰)

ترجمہ، اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہُود (علیہ السلام) کو پیغمبر بنا کر بھیجا جس نے انہیں کہا، اے قوم! اللہ کی عبادت کرو کیونکہ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔"

اسی سورہ میں ارشاد ہوتا ہے،

وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ (سورہ ہود آیت ۵۲)

ترجمہ: اور اے قوم! اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو اور توبہ کرو اس کی طرف رجوع کرو۔"

سورۂ ہُود میں ہی ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: "اور اپنے رب سے مغفرت چاہو اور اس کے آگے

سچی توبہ کرو بے شک میرا رب بڑا ہی رحم فرمانے والا
اور بہت ہی محبت کرنے والا ہے۔"
(سورۂ ہُود آیت ۹۰)

قرآن پاک میں ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے،

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ۔

ترجمہ: "اے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! فرما دیجئے کہ بے شک میں تم جیسا انسان ہوں میری طرف وحی کی گئی ہے (کہ) بے شک تمہارا معبود ایک ہے اور تم سیدھے ہو کر اس کی طرف رجوع کرو اور اسی سے مغفرت طلب کرو۔"

مغفرت کا سوال

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو فرشتوں نے انہیں مبارک باد دی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا، اے آدم (علیہ السلام)! آپ نے توبہ کر کے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کر لیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا اگر اس توبہ کی قبولیت کے بعد پروردگار سے پھر سوال کرنا پڑا تو کیا ہوگا؟ حضرت آدم علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ اے آدم (علیہ السلام) ! تو نے اپنی اولاد کو

محنت اور دُکھ تکلیف کا وارث بنایا اور ہم نے انہیں توبہ عطا کی جو بھی مجھے پکارے گا میں تیری طرح اس کی پکار کو سُنوں گا، جو مجھ سے مغفرت کا سوال کرے گا میں اسے نا اُمید نہیں کروں گا کیونکہ میں قریب ہوں، دُعاؤں کو قبول کرنے والا ہوں، میں توبہ کرنے والوں کو ان کی قبروں سے اس طرح اٹھاؤں گا کہ وہ ہنستے مسکراتے ہوئے آئیں گے ان کی دُعائیں مقبول ہوں گی۔

احادیث مُبارکہ

حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو رات کو (سوتے ہوئے اچانک) جاگ جائے تو وہ اس دُعا کو پڑھ کر دُعا مانگے تو دُعا قبول ہوگی اور جو وضو کر کے نماز نفل ادا کرے تو اس کی نماز بھی قبولیت کا شرف حاصل کرے گی۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ۔

(بخاری شریف)

ترجمہ: نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اسی کے لیے ہے اور تعریف اسی کے لیے ہے۔ اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا

ہے اور اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بہت بڑا ہے اور بُرائی سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی قوت نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اے اللہ! مجھے معافی عطا فرما۔"

ایک اور حدیث پاک میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد مبارک بیان ہوا ہے کہ جو کوئی اس دُعا کو پڑھتا ہوا انتقال کر جائے تو وہ جنتی ہوگا اگر رات کے وقت پڑھے اور اسی رات وہ انتقال کر جائے تو اس کا شمار جنتیوں میں ہوگا۔ دُعا کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: اے اللہ! تُو ہی میرا پروردگار ہے، کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے تیرے۔ تُو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر ہوں میری جس قدر بھی استطاعت ہے میں اپنے کیے کی بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں

اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ بس میرے گناہ
معاف فرمادے تُو ہی معافی عطا کرنے والا ہے تیرے
سوا کوئی نہیں۔"

اچھے کلمات

ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ مجلس کا اختتام
ان کلمات پر ہونا چاہیئے۔

سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ
اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ اَسۡتَغۡفِرُكَ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡكَ

ترجمہ: "تُو پاک و منزہ ہے اے اللہ! اور سب تعریفیں
تیرے لیے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی
معبود نہیں، تجھ ہی سے مغفرت طلب کرتا اور تیری
ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔"

اگر وہ مجلس نیک تھی تو یہ کلمات بمنزلہ مہر ہو جائیں گے لیکن
اگر وہ مجلس بھلی نہ تھی تو یہ کلمات اس کا کفارہ ہو جائیں گے۔

صبر اور توکل علیٰ اللہ

جو کوئی پریشانی اور مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے صبر بھی کرتا ہے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے مصیبت و پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے، صبر کرنے والوں کی فضیلت کے ضمن میں قرآن پاک میں درجنوں مقامات پر بیان کیا گیا ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے،

ترجمہ :" اے ایمان والو! خود صبر کرو اور مقابلہ میں صبر کرو اور مقابلہ کے لیے مستعد رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پورے کامیاب ہو جاؤ "

(سورۂ آل عمران آیت ۲۰۰)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ :" اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر بے شک یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے "

(سورۂ لقمان آیت ۱۷)

ایک آیت مبارکہ میں آتا ہے کہ

ترجمہ :" اور صبر کرو، بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے

ساتھ ہے۔" (سورۃ الانفال آیت ۴۶)

حدیثِ مبارکہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

"آزمائش جتنی سخت ہوگی اتنا ہی بڑا انعام ملے گا اور اللہ تعالیٰ جب کسی گروہ سے محبت کرتا ہے تو ان کو مزید نکھارنے اور صاف کرنے کے لیے آزمائشوں میں ڈالتا ہے، پس جو لوگ اللہ کے فیصلے پر راضی ہیں اور صبر کریں تو اللہ ان سے خوش ہوتا ہے اور جو لوگ اس آزمائش میں اللہ سے ناراض ہوں تو اللہ بھی ان سے ناراض ہو جاتا ہے۔"

(ترمذی شریف)

ایک اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ،

"جس کسی مسلمان کو کوئی قلبی تکلیف، کوئی جسمانی بیماری کوئی دکھ اور غم پہنچتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کی معافی کا سبب بنتا ہے۔"

توکل علی اللہ

بلاشبہ توکل علی اللہ کی حقیقت یہ ہے کہ انسان ہر معاملہ میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اسی پر توکل کرے مخلوقات سے اپنی اُمید نہ

رکھے مروی ہے کہ جب حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منجنیق سے آگ میں پھینکے جانے کے وقت کہا، کیا آپ کی کوئی حاجت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم سے میری کوئی حاجت وابستہ نہیں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے اس عہد کو پورا کر رہے تھے جو انہوں نے آگ میں پھینکے جانے کے لیے گرفتاری کے وقت کیا تھا کہ "مجھے میرا رب کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔" اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى

ترجمہ: "اور ابراہیم (علیہ السلام) جس نے اپنا قول پورا کیا۔"

ایک روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی، اے داؤد (علیہ السلام) میرا ایسا کوئی بندہ نہیں جو مخلوق کو چھوڑ کر میرا دامنِ رحمت تھام لیتا ہے اور زمین و آسمان اس پر سختیاں لاتے ہیں مگر میں اس کی سب دشواریاں دور کر دیتا ہوں اور اس کے لیے راستہ نکال دیتا ہوں۔

اس طرح کی روایات سے یہ بات واضح ہوتی ہے اور اس بات کا بین ثبوت ملتا ہے کہ انسان کو ہر مصیبت اور مشکل حالات میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی طرف رجوع نہیں کرنا چاہیے اس لیے کہ پروردگارِ عالم ہی حقیقی کارساز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت

یونس علیہ السلام نے بھی مشکل وقت میں اپنی دُعا کا آغاز
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سے کیا۔

حدیثِ مُبارکہ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی مصیبت اور تکلیف کے وقت حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمُ

ترجمہ: "نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے، وہ عظمت اور حلم والا ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے وہی آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور عزت والے عرش کا مالک ہے۔" (بخاری شریف، مسلم شریف)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بچھو نے ڈنگ مارا تو میری والدہ نے مجھے قسم دی کہ میں کسی جھاڑ پھونک کرنے والے کے پاس جا کر دم کراؤں۔ چنانچہ منتر پڑھنے والے میرا وہ ہاتھ پکڑا جو ڈسا نہیں گیا تھا اور یہ آیت مبارکہ پڑھی۔
وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ۔
"اور اس زندہ پر توکل کر جسے موت نہیں آئے گی"
اور اس نے کہا کہ اس آیت مبارکہ کو سننے کے بعد کسی شخص کے

لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی پناہ تلاش کرے۔

معلوم ہوا کہ مسلمان کو اپنی اُمیدیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے وابستہ کرنی چاہئیں اور اسی پر ہی توکل کرنا چاہیئے۔

آیتہ کریمہ کی فضیلت

آیتہ کریمہ کی فضیلت کے ضمن میں یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں تسبیح و تہلیل کو جمع کیا گیا ہے۔ ایک حدیث پاک میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا،

"اے عباس! اے میرے چچا جان! کیا میں آپ کو ایک عطیہ کروں، ایک بخشش کروں ایک چیز بتاؤں، تم کو دس اشیاء کا مالک بناؤں جب تم اس کام کو کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ پہلے اور پچھلے اور نئے غلطی سے کیے ہوئے اور جان بوجھ کر کیے ہوئے چھوٹے اور بڑے چھپ کر کیے ہوئے اور اعلانیہ کیے ہوئے سب ہی گناہ معاف فرمادے گا۔ وہ کام یہ ہے کہ چار رکعت نفل پڑھو (یعنی صلوٰۃ التسبیح) اور ہر رکعت میں جب الحمد شریف اور سورۃ پڑھ لو تو رکوع میں جانے سے قبل پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

پڑھو، جب پھر رکوع میں جاؤ تو دس مرتبہ اس میں پڑھو پھر جب رکوع سے کھڑے ہو تو دس مرتبہ پڑھو پھر سجدہ کرو تو اس میں دس مرتبہ پڑھو پھر سجدہ سے اُٹھ کر بیٹھو تو دس مرتبہ پڑھو، پھر جب دوسرے سجدہ میں جاؤ تو دس مرتبہ اس میں پڑھو۔ پھر جب دوسرے سجدہ سے اُٹھو تو دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھو، پس یہ تعداد پچھتر ہو گئی تو اس طرح چار رکعتیں ادا کر۔ اگر تجھے استطاعت ہو تو روزانہ پڑھ پس اگر ممکن نہ ہو سکے تو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔

یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔"

(ابوداؤد شریف)

ایک اور حدیث پاک میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے کہ قرآن مجید کے بعد بہترین یہ چار کلمات ہیں،

سُبحَانَ اللهِ، اَلحَمدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اللهُ اَکبَرُ

اس بات کا بخوبی علم ہونا چاہیے کہ تسبیح کے ساتھ تمہید کا ہونا لازمی ہے جس طرح کہ تہلیل اور تکبیر کا ایک ساتھ ہونا لازم ہے۔
ایک اور روایت میں آتا ہے حضرت سمرہ بن جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ
" اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلام چار
کلمے ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ ان میں سے جس کو چاہے پہلے
پڑھے اور جس کو چاہے بعد میں (یعنی کوئی ترتیب نہیں
ہے)۔" (مسلم شریف)

ایک اور حدیث پاک جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ
" دو کلمے ایسے ہیں کہ زبان پر بہت ہلکے اور ترازو میں
بہت وزنی اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت محبوب ہیں وہ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
ہیں۔" (بخاری شریف)

ان دونوں کلمات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کو اس کی حمد اور اس کی
عظمت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ قرآن پاک میں بھی اس بات کا
حکم دیا گیا ہے کہ

ترجمہ: " اپنے رب کی حمد بیان کرو۔" (البقرہ)

اس کے جواب میں فرشتوں نے عرض کیا،

ترجمہ: " یا اللہ! ہم تیری حمد و تقدس بیان کرتے ہیں۔"
(البقرہ)

اللہ تعالیٰ کی عظمت

بلا شبہ عظمت اور بڑائی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو کہ بڑی قدرت والا ہے قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے،

" اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز اس کو عاجز دے نہ آسمان میں اور نہ زمین میں وہ بڑا علم والا بڑی قدرت والا ہے۔"
(سورۃ فاطر آیت ۴۴)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے،

" اللہ تعالیٰ بہت ہی عالی شان ہے جو کہ بادشاہ حقیقی ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (وہ) عرش عظیم کا مالک ہے۔" (سورۃ المؤمنون آیت ۱۱۶)

سُبْحَانَ اللّٰه اور اَلْحَمْدُ لِلّٰه میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد کا بیان ہے اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار و اعتراف ہے جبکہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ میں پروردگار عالم کی عظمت کا اظہار ہے اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اظہار ہے۔

ایک حدیث قدسی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ،

" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تکبر میری چادر ہے اور بڑائی میرا تہہ بند۔ جس نے کسی ایک کو بھی ان میں سے چھیننا چاہا میں اسے جہنم میں ڈالوں گا۔" (مسلم شریف)

حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دُعا
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
میں عاجزی وانکساری سے کام لیا ہے بلاشبہ آپ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ عاجزی وانکساری کو پسند فرماتا ہے اور تکبّر و بڑائی کو ناپسند کرتا ہے قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے

"بے شک اللہ تعالیٰ تکبّر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"
(سورۃ النحل آیت ۲۹)

حضرت یونس علیہ السلام کے قول لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ میں وہ چاروں کلمات کے معانی پائے جاتے ہیں جن کے بارے میں حدیث پاک میں آیا ہے کہ یہ کلمات قرآن مجید کے بعد دوسرے درجہ پر افضل ہیں۔

خطا کا اعتراف

آیتہ کریمہ کے کلمات اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ میں حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی خطا اور بھول کا اعتراف واقرار کرتے ہوئے اپنی حالت کا اظہار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مناجات کرتے ہوئے پروردگارِ عالم سے مدد مانگی ہے کہ وہ اس آزمائش سے نجات عطا فرمائے۔
قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے،

"اور اللہ ہی کو مضبوط پکڑے رہو وہ تمہارا کارساز ہے سو کیا اچھا کارساز ہے اور کیا اچھا مددگار ہے" (سورۃ الحج آیت ۷۸)

آیتہ کریمہ کے معنوی اسرار

اگر غور کیا جائے تو اس بات کا بخوبی پتہ چلتا ہے کہ آیتہ کریمہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
میں پروردگار عالم کے حضور دُعائیہ انداز بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی
عبادت بھی، اس کی وضاحت اس طرح سے کی جاتی ہے۔

دُعا اور عبادت

قرآن پاک میں "دُعا"، اور "دعوت" کا لفظ دو مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ ایک "عبادت" کے معنی میں اور دوسرا "سوال" کے معنی میں چنانچہ قرآن مجید کی جن آیات مبارکہ میں دُعا کا لفظ عبادت کے لیے استعمال ہوا ہے ان میں سے چند آیات مبارکہ یہ ہیں ان آیات میں غیر اللہ کی عبادت کا رد کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: " اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت بھی کرے کہ جس (کے معبود ہونے) پر اس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں سو اس کا حساب اسی کے رب کے ہاں ہوگا"
(سورۃ المومنون آیت ۱۱۷)

سورۂ فاتحہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے

مدد مانگتے ہیں۔"   (سورۂ فاتحہ آیت ۴)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: "اے اولادِ آدمؑ! کیا میں نے تم کو تاکید نہیں کر دی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا صریح دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا رستہ ہے۔"

(سورۂ یٰسین آیات ۶۰ تا ۶۱)

قرآن پاک ہی میں ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: "اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہ کیجئے اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں اس کی ذات کے سوا تمام چیزیں ہلاک ہونے والی ہیں، وہی بادشاہ ہے جس کے حضور تم کو حاضر ہونا ہے۔"

(سورۂ القصص آیت ۸۸)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: "(اے نبی!) آپ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت نہ کریں ورنہ آپ بھی عذاب پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"   (سورۂ الشعراء آیت ۲۱۳)

قرآن پاک میں غیر اللہ کی عبادت نہ کرنے والوں کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: "اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی

عبادت نہیں کرتے اور جس جان کو مارنے سے منع کیا
گیا ہے اُسے نہیں مارتے مگر سچائی کے ساتھ اور نہ وہ
زنا کرتے ہیں" (سورۃ الفرقان آیت ۶۸)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: "اللہ نے خود اس بات پر شہادت دی ہے کہ
اس کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں اور فرشتے
اور سب اہل علم بھی راستی اور انصاف کے ساتھ اس پر
گواہ ہیں کہ اس زبردست حکیم کے سوا کوئی خدا نہیں ہے"۔
(سورۃ آل عمران آیت ۱۸)

سورۂ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ساتھی ہے جو ایمان لائے
(وہ) ان کو تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے"۔
(سورۃ البقرہ آیت ۲۵۷)

سچی عبادت کا بیان کرتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: اللہ ہی کی عبادت سچی عبادت ہے جو لوگ غیر اللہ
کی عبادت کرتے ہیں وہ ان کی دُعا کا جواب نہیں دیتے
مگر اس شخص کے مانند جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف
پھیلائے کہ اس کے منہ میں پہنچنے والا نہیں ہے کافروں
کی عبادت برباد اور ضائع ہو جاتی ہے"۔ (سورۃ الرعد آیت ۱۴)

دُعا اور سوال

بلا شبہ دُعا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کرنے کو کہا جاتا ہے بارگاہ الٰہی میں دُعا کے ذریعے سوال کرنا اصل میں عبادت الٰہی ہی کے زمرے میں آتا ہے قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے،

ترجمہ: " اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا، بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے" (سورۂ المؤمنون آیت ۶۰)

یعنی ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ہر مصیبت وپریشانی اور ہر موقع پر مجھے ہی پکارو میں ہی دُعاؤں کا قبول کرنے والا ہوں صرف میری ہی عبادت کرو کیونکہ جو لوگ میری عبادت نہیں کریں گے اُن کا ٹھکانا جہنم ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: " اللہ ان لوگوں کی دُعا قبول کرتا ہے جو ایماندار اور نیک عمل کرنے والے ہیں" (سورۂ الشوریٰ ۲۶)

معلوم ہوا کہ دُعاؤں کی قبولیت کے لیے ایمان کامل کا ہونا اور اعمال صالحہ کی طرف رغبت کرنا شرط اول ہے گناہوں سے خلوص دل کے ساتھ توبہ کرنا نیکی کی طرف راغب ہونا دُعاؤں کی قبولیت کی سند ہے۔ چونکہ سب دُعائیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں

کی جاتی ہیں اور اس یقین کامل کے ساتھ کی جاتی ہیں کہ وہ دُعائیں
کو سُنتا اور قبول کرتا ہے اس کی بارگاہ اقدس سے مانگا جائے تو
وہ ضرور عطا کرتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: " اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا
ہے اور ان کی خطاؤں کو معاف فرماتا ہے اور وہ سب
جانتا ہے جو تم کرتے ہو"۔ (سورہ الشوریٰ: ۲۵)

سوال کرنا یعنی دُعا کرنا اور عبادت کرنا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ
ہی کے حضور کرنا روا ہے قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے،

ترجمہ: " فرما دیجئے، اے لوگو! اگر تمہیں میرے دین میں
شک ہے تو اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو میں
اُن کی عبادت نہیں کرتا بلکہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں
اور یہ بھی کہ یکسوئی کے ساتھ دین کی طرف رُخ کیے
رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو اور اللہ کے سوا ایسی چیز
کو نہ پکار جو نہ تیرا بھلا کرے اور نہ بُرا۔ اور اگر پھر
تُو نے ایسا کیا تو بے شک ظالموں میں سے ہو جائے گا
اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا
اس کو ہٹانے والا کوئی نہیں اور اگر تمہیں کوئی بھلائی
پہنچاتا ہے تو کوئی اس کے فضل کو پھیرنے والا نہیں
اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا

ہے اور وہی معاف کرنے والا مہربان ہے ۔"

سورۂ یونس آیات ۱۰۴ تا ۱۰۷)

اللہ تعالیٰ اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ اس کا کوئی بندہ اُس سے سوال کرے اس سے مانگے تاکہ وہ اس کو عطا کرے ایک حدیث پاک میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ،

" جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس نظر آنے والے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور بندوں کو بُلاتے ہوئے فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دُعا کرے میں اس کی دُعا قبول کروں، کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں، کون مجھ سے معافی مانگتا ہے کہ میں اسے معاف کردوں، کون مجھ سے روزی مانگتا ہے کہ میں اُسے روزی عطا کروں ۔" (بخاری شریف)

پروردگار عالم کو اس بات سے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ جب اس کا کوئی بندہ اُس سے اپنی خطاؤں کی معافی مانگنے کے لیے اس سے رجوع کرتا ہے چنانچہ ایک اور حدیث پاک میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ،

" بندہ گناہ کرنے کے بعد معافی مانگنے کے لیے جب

اللہ کی طرف پلٹتا ہے تو اللہ کو اپنے بندے کے پلٹنے پر اس شخص کے مقابلہ میں زیادہ خوشی ہوتی ہے، جس نے اپنی اونٹنی جس پر اس کی زندگی کا دارو مدار تھا کسی بیابان میں کھو دی ہو پھر اس نے اچانک اسے پا لیا ہو، ایسے ہی آدمی کے توبہ کرنے پر اللہ خوش ہوتا ہے بلکہ اللہ کی خوشی اس کے مقابلہ میں بڑی ہوتی ہے کیونکہ وہ رحم و کرم کا سرچشمہ ہے۔" (بخاری شریف، مسلم شریف)

اللہ تعالیٰ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور جو کوئی اس کو پکارتا ہے اس کی پکار ہمہ وقت سنتا ہے چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ:" اور جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو میں نزدیک ہوں دُعا کرنے والوں کی دُعا قبول کرتا ہوں۔" (سورہ البقرہ آیت ۱۸۶)

اسی حوالے سے ایک حدیث پاک میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ،

" اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ جس شخص نے دن میں کوئی گناہ کیا ہے وہ رات میں اللہ کی طرف پلٹ آئے، اور دن میں وہ اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات

میں اگر کسی نے گناہ کیا ہے تو وہ دن میں اپنے رب کی طرف پلٹے اور گناہوں کی معافی مانگے۔ حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ (یعنی قیامت آجائے)۔"

(مسلم شریف)

اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک جو کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ،

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے آدم کے بیٹے! جب تک تُو مجھ سے دُعا کرتا رہے گا میں تجھ کو معاف کروں گا خواہ تُو نے کتنا ہی بُرا کام کیا ہو، اور مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے، اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی مانگے اور بخشش چاہے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی پرواہ نہ ہوگی، اے آدم کے بیٹے! اگر تُو مجھ سے اس حال میں ملے کہ تیرے گناہوں سے زمین بھری ہوئی ہو اور میرے ساتھ تُو کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو میں تیرے پاس بھری ہوئی بخشش لے کر آؤں گا۔"

(ترمذی شریف)

آیتہ کریمہ

مندرجہ بالا مضمون سے بلا شبہ یہ بات سامنے آتی ہے کہ آیتہ کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

ایک جامع دُعا ہے اس میں غیر اللہ کی عبادت کا رد اور اپنی خطا کا اقرار دعائیہ انداز میں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کی گئی ہے اور اس وسیلے کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا اور دُعا کو قبولیت عطا فرمائی۔

آیتہ کریمہ اور اقرار و اعتراف

حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دُعا جو کہ نہایت مختصر ہے یعنی فرمایا کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

میں اپنے مقصد کی بلاشبہ کھُل کر وضاحت نہیں کی اور صرف اور صرف اپنی حالت کو ہی بیان کرنے پر اکتفا کیا۔ علماء کرام کا کہنا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اس بات کو مناسب اور کافی جانا کہ صرف اپنے حال کا ہی اظہار و بیاں کیا جائے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے دلوں کے بھید کو جانتا ہے ارادوں سے واقف ہے مانگنے والوں کی طلب سے آگاہ ہے قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: " اللہ تعالیٰ اس حالت کو بھی جانتا ہے جس پر تم (اب) ہو اور اللہ تعالیٰ اس دن کو بھی (جانتا ہے) جس میں جب اس کے پاس (دوبارہ زندہ کر کے) لائے جائیں گے پھر وہ ان سب کو بتلا دے گا جو کچھ انہوں نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ (تو) سب کچھ جانتا ہے۔"

(سورۃ النور آیت ۶۴)

ایک اور مقام پر اسی حوالے سے ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: "کیا ان کو اس کا علم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے ان چیزوں کی بھی جن کو وہ مخفی رکھتے ہیں اور ان کی بھی جن کا وہ اظہار کر دیتے ہیں۔"

(سورۃ البقرہ آیت ۷۷)

قرآن پاک کی سورۃ آل عمران میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: "آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اپنا مافی الضمیر پوشیدہ رکھو گے یا اس کو ظاہر کرو گے اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے اور وہ تو سب کچھ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔" (سورۃ آل عمران ۲۹)

خطا کا اعتراف

آیت کریمہ میں اپنی خطا کا اعتراف اس حوالے سے کیا گیا ہے کہ جس پریشانی اور مصیبت میں میں مبتلا ہوا ہوں اس کا باعث میری اپنی غلطی ہے، معنوی اسرار کے حوالے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس میں مغفرت و معافی کی طلب بھی ہے یہی وجہ ہے کہ لفظ سوال سے اس کا ذکر نہیں کیا گیا اور اس کا آغاز توحید کے اقرار سے کیا گیا ہے۔

حقیقی مسبب الاسباب

بلاشبہ حضرت یونس علیہ السلام یہ بات جانتے تھے کہ

اُن سے جو خطا سرزد ہوگئی ہے اور اس کے بدلے میں پروردگار عالم نے اُن کو جس آزمائش و ابتلاء میں ڈالا ہے اس سے نجات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی بارگاہ سے مل سکتی ہے وہ مسبب الاسباب ہے پریشانیوں اور مصیبتوں سے خلاصی عطا کرنے والا ہے۔ آپ اس بات کو بھی جانتے تھے کہ اب ندامت کے اظہار، اپنی خطا کے اعتراف اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اعلان کے اظہار سے ہی بارگاہ الٰہی سے خصوصی توجہ حاصل ہو سکتی ہے اور اس مصیبت سے چھٹکارا مل سکتا ہے، چنانچہ آپ نے اسی فلسفہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اسلوب و انداز اختیار فرمایا۔

سیدالاستغفار کی فضیلت

اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اس سے مغفرت طلب کی جائے اپنی خطاؤں کی معافی مانگی جائے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، کہ سب سے عمدہ استغفار کی دُعا یہ ہے کہ تم کہو،

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ
وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ
اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ

فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: "اے اللہ تو میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں، تُو نے مجھے پیدا کیا، بس تیرا بندہ ہوں، میں نے تجھ بندگی اور اطاعت کا جو قول و قرار کیا ہے اس پر اپنے امکان بھر قائم رہوں گا، جو گناہ میں نے کیے ہیں ان کے بُرے نتائج سے بچنے کے لیے تیری پناہ کا طلب گار ہوں، تُو نے مجھ پر جتنے احسانات کیے ہیں ان کا مجھے اقرار ہے اور میں اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے گناہ کیے ہیں، پس اے میرے پروردگار! میرے جُرم کو معاف کر دے، تیرے سوا میرے گناہوں کو اور کون معاف کرنے والا ہے۔"

اس سید الاستغفار کی فضیلت کے بارے میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ،

"جو شخص ان کلمات کو دن میں ان کے مفہوم پر یقین رکھ کر پڑھے اور وہ اسی دن شام ہونے سے پہلے مر جائے تو جنتی ہے اور جو شخص ان کلمات کو رات کے وقت پڑھے اور ان کے معنی پر یقین رکھتا ہو اور صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے۔"

آیت کریمہ کی خصوصیت

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں عمر رسیدہ ہو گئی ہوں اور ضعیف ہوں کوئی ایسا عمل بتائیں کہ بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں۔ چنانچہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ،

- سو مرتبہ سُبحان اللہ پڑھ لیا کرو اس کا ثواب ایسا ہے کہ گویا تم نے سو غلام عرب آزاد کیے اور سو مرتبہ الحمدللہ پڑھ لیا کرو۔ اس کا ثواب ایسا ہے کہ گویا تم نے سو گھوڑے معہ سامان لگام وغیرہ جہاد میں سواری کے لیے دے دیئے اور سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ ایسا ہے کہ گویا تم نے سو اونٹ قربانی میں ذبح کیے اور وہ قبول ہو گئے اور سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لیا کرو۔ اس کا ثواب تمام زمین و آسمان کے مابین کو بھر دیتا ہے اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل

نہیں جو مقبول ہو۔" (احمد، نسائی)

حضرت یونس علیہ السلام کی دُعا جو قرآن پاک کی سورۃ الانبیاء میں مذکور ہوئی ہے یعنی

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

اگر کوئی بھی پریشان حال، مصیبت زدہ شخص اس آیت کریمہ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا مانگے تو اللہ تعالیٰ یقیناً اُس شخص کو مصیبت سے نجات عطا فرما دے گا۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ یہ میرے بھائی یونس علیہ السلام کی دُعا ہے۔ اور یہ بلاشبہ ایک مقبول دُعا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام

حضرت آدم علیہ السلام نے بھی جن الفاظ کے ساتھ دُعا فرمائی وہ بھی بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئی روایات میں آتا ہے کہ جنت سے زمین پر آنے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام تین سو برس تک گریہ وزاری میں مشغول رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کی قبولیت کی بشارت عطا فرمائی۔ حضرت آدم علیہ السلام کی دُعا کے کلمات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۂ اعراف میں بیان فرمایا ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

ترجمہ:" اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم

کیا ہے اگر تُو ہماری بخشش نہ فرمائے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم خسارے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

حضرت نُوح علیہ السلام

جس طرح حضرت یونس علیہ السلام پر آزمائش و امتحان کا وقت آیا اُسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کو بھی آزمائش میں ڈالا گیا اور حضرت نوح علیہ السلام نے بھی بارگاہِ الٰہی میں رجوع اور فرمایا:

رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْلِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۔ (سورۃ ہود ۴۷)

ترجمہ: "اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ وہ چیز تجھ سے مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تُو نے مجھے معاف نہ کیا تو میں خسارے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔"

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قول بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرنے کے ضمن میں اس طرح سے ہے کہ:

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۔

ترجمہ: پروردگار! تُو جو بھی بھلائی مجھ پر نازل فرما دے میں اس کا ضرورت مند ہوں۔"

خیر و برکت کے نزول کا اللہ تعالیٰ سے اُمیدوار و طلب گار رہنا ہی

ایک سوال ہے جو پروردگار عالم کی رحمت کو کھینچ کر لاتا ہے۔
حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ،

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص کو قرآن نے مجھ سے دعا مانگنے اور مانگنے سے مشغول رکھا میں اس کو مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا اور تمام کلاموں پر اللہ کے کلام کی فضیلت ایسی ہی ہے جیسے مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی فضیلت"۔
(ترمذی)

سب سے بہتر دعا

وہ دعا جس میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعتراف واقرار ہو اس کی حمد وثناء ہو وہ سب سے بہتر دعا ہے حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کی طرح حدیث مبارکہ میں ایک اور دعا کے بارے میں بھی وارد ہے کہ عرفہ کے دن سب سے بہتر یہ دعا ہے ترمذی شریف میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دعا کو عرفہ کے دن پڑھا کرتے تھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ: "نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے وہ تنہا ہے

بادشاہت اسی کی ہے اور تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام

حضرت یونس علیہ السلام کی طرح حضرت ایوب علیہ السلام پر بھی آزمائش وابتلا کا وقت آیا اور انہوں نے صبر کا عظیم الشان مظاہرہ کیا پھر جب تکلیف کی شدت انتہا کو پہنچ گئی تو بارگاہ الٰہی میں دُعا مانگی کہ شدت کی تکلیف سے نجات مل جائے چنانچہ ارشاد کیا، رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝

(سورۃ الانبیاء)

ترجمہ: "پروردگار! مجھے تکلیف پہنچ رہی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔"

یہ اللہ تعالیٰ کے حضور کنایتہً سوال کرنے کی ایک صورت ہے اس میں سوال کرنے والا اپنے حال کا اظہار بھی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مناسب حال صفت کا اقرار واعتراف بھی کرتا ہے۔

جامع ترین دُعا

ایسی دُعا جس میں سائل اپنے حال کا بیان کرنے کے ساتھ ساتھ پروردگار عالم کی صفات کاملہ کو بھی بیان کرے تو ایسی دُعا یقیناً جامع اور قبولیت کی سند لیے ہوئے ہوتی ہے جیسا کہ صحیح بخاری شریف اور صحیح مسلم شریف میں روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مجھے کسی ایسی دعا کی تعلیم دیجئے کہ جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو یہ دعا سکھائی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

ترجمہ: "اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور تو ہی گناہوں کا بخشنے والا ہے، اپنے ہاں سے مجھے مغفرت عنایت فرما اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

قرآنی دعاؤں کی خاصیت

پیغمبروں کی جو دعائیں قرآن پاک میں مذکور ہوئی ہیں وہ بلاشبہ جامع ترین دعائیں ہیں اور ان میں اپنی حالت کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کا اعتراف و بیان بھی کیا گیا ہے مثال کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ قول کہ

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ

(القصص: ۲۴)

ترجمہ: "پروردگار! تُو جو بھی بھلائی مجھ پہ نازل فرمادے میں اس کا ضرورت مند ہوں"

اس میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا ہے اور اپنے حال کا اظہار و اعتراف کیا گیا ہے۔ دوسری جگہ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بیان ہوا ہے،

رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ (القصص: ۱٦)

ترجمہ: "اے میرے پروردگار! میں نے اپنے نفس پر ظلم کر ڈالا میری مغفرت فرما بے شک تُو بڑا غفور و رحیم ہے"

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایک اور دُعا جو قرآن پاک میں مذکور ہوئی ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کا بیان و اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی گئی ہے یعنی

أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ۝ (سورۃ الاعراف)

ترجمہ: ہمارا سرپرست تو تُو ہی ہے پس ہمیں معاف فرمادے اور ہم پر رحم فرما تُو سب سے بڑھ کر معاف فرمانے والا ہے"

قرآن پاک میں مذکور حضرت یونس علیہ السلام کی دُعا بھی مقبول اور

جامع ترین دُعا ہے اس کی سند اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں جو دُعا کی تھی وہ یہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

ترجمہ: "نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تُو پاک ہے بیشک میں خطا کاروں میں سے ہوں۔"

جو مسلمان بھی کسی مشکل، رنج یا غم میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا مانگے تو اُس وقت اللہ تعالیٰ دُعا کو قبول فرماتا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ
کے معنی

آیتہ کریمہ کے اس حصہ یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ کے مطالب و معنی یہ ہیں کہ پروردگار عالم اپنی الوہیت کے اوصاف میں یکتا ہے ہر ایک شے پر اللہ تعالیٰ کا علم احاطہ کیے ہوئے ہے ہر ایک بات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت شامل ہے اس کی رحمت بے حساب ہے اور اس کا کوئی بھی کام حکمت سے خالی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احد و یکتا ہونے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ مسلسل اپنے بندوں پر احسانات کرتا ہے اپنا فضل و کرم نازل فرماتا ہے۔ پروردگار عالم کے اِلٰہ ہونے کے معنی ہی یہ ہیں کہ وہ ہی اور صرف وہ ہی عبادت کے لائق ہے اور وہ ان تمام صفات کاملہ کے ساتھ موصوف ہے جن کی وجہ سے وہ اپنے بندوں کے لیے بہت ہی زیادہ محبوب ہے اور اس کے بندوں کے دلوں میں اس کی بے پناہ عظمت ہے اور وہ سب اس کے سامنے انتہائی عجز و انکساری اور خشوع و خضوع کرتے ہیں۔ عبادت کے معنی میں یہ دونوں باتیں شامل ہیں یعنی انتہائی بلند درجہ کی محبت اور انتہائی

بلند درجے کا خشوع و خضوع۔ آیتہ کریمہ کو پڑھتے ہوئے بندہ صدقِ دل سے اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ یا اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تُو ہی عبادت کا حقدار ہے۔

اس آیتہ کریمہ میں سُبحانَکَ کا لفظ اپنے اندر پروردگارِ عالم کے بے پناہ صفات کا بیان لیے ہوئے ہے اس کے معنی ہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر طرح کے عیوب و نقائص سے پاک و منزہ ہے اور جلالت و عظمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن پاک میں اپنی پاکی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:۔

ترجمہ: " اگر اللہ کے ساتھ دوسرے خدا بھی ہوتے جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں تو وہ مالک عرش کے مقام پر پہنچنے کی ضرور کوشش کرتے۔ پاک ہے وہ اور بہت زیادہ برتر ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں، تمام ساتوں آسمان اور زمین اور جتنے ان میں ہیں اس کی پاکی بیان کر رہے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم لوگ ان کی پاکی بیان کرنے کو نہیں سمجھتے، بے شک وہ بڑا حلیم ہے بڑا غفور ہے۔"

(پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیات ۴۲ تا ۴۴)

ایک حدیث پاک میں بھی جو کہ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے یہ آتا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

"بندے کے سبحان اللہ کہنے کے معنی ہر برائی سے
اللہ تعالیٰ کی براءت کا اظہار ہے۔"

قرآن پاک میں جہاں کہیں اللہ تعالیٰ سے کسی عیب اور نقص کی نفی کا بیان کیا گیا ہے ساتھ ہی پروردگار عالم کی صفاتِ کاملہ اور اس کے اسماء حسنیٰ کا ذکر بھی کیا گیا ہے مثلاً ارشاد ہوتا ہے کہ،

ترجمہ:" اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں وہی زندہ اور قائم رہنے والا ہے اسے نہ کبھی اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔" (البقرہ ۲۵۵)

اللہ تعالیٰ نے اپنی تسبیح بیان کرنے کا حکم قرآن پاک میں دیا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے،

ترجمہ:" (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اور جو مومن آپ کے ساتھ ہیں اپنے پروردگار عالی شان کے نام کی تسبیح کیجئے جس نے (ہر شے کو) بنایا پھر (اس کو) ٹھیک بنایا اور جس نے تجویز کیا پھر راہ بتلائی اور جس (زمین سے) چارہ نکالا پھر اس کو سیاہ کوڑا کر دیا۔"
(سورہ الاعلیٰ آیات ۱ تا ۵)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمام عیوب و نقائص سے پاک منزہ ہے نہ وہ سوتا ہے نہ اُسے اُونگھ آتی ہے نہ اسے کسی قسم کی تھکان ہوتی ہے نہ وہ کسی کام کے کرنے سے عاجز ہے وہ ہر شے پر

قادر ہے ہر کام کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: " اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہیں ان سب کو چھ دن میں پیدا کیا اور ہم کو تھکان نے چھوا تک نہیں "

(سورۃ ق آیت ۳۸)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اس بات کا ذکر فرماتا ہے کہ اُسے اس کائنات کی تخلیق کرتے ہوئے کسی قسم کی تھکاوٹ نہیں ہوئی اور وہ اس قسم کے عیوب و نقائص سے پاک و مبرا ہے وہ قادر مطلق ہے اور یہ اس کے کمال قدرت کی ایک بہت بڑی نشانی ہے۔ ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: " اور وہ سب طرح کا پیدا کرنا جانتا ہے وہ ایسا (قادر) ہے کہ (بعض) ہرے درخت سے تمہارے لیے آگ پیدا کر دیتا ہے پھر تم اس سے اور آگ سلگاتے ہو اور جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے ہیں کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ ان جیسے آدمیوں کو (دوبارہ) پیدا کر دے ضرور وہ قادر ہے اور وہ بڑا پیدا کرنے والا خوب جاننے والا ہے جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس اس کا معمول

تو یہ ہے کہ اس چیز کو کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔" (سورۂ یٰسین آیات ۷۹ تا ۸۲)

حضرت یونس علیہ السلام کے قول " سُبحانک " میں اللہ تعالیٰ سے ظلم کی نفی کا اظہار کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ پروردگار عالم کی عظمت کا اعتراف بھی کیا گیا ہے جو کہ ظلم کی نفی کے لیے ایک زبردست دلیل ہے اس لیے کہ جو شخص ظلم کرتا ہے یا تو وہ اس کا محتاج ہوتا ہے یعنی ظلم کیے بغیر اس کا مقصد پورا نہیں ہوتا اس کی وجہ اس کی جہالت ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ ان تمام نقائص سے پاک ہے وہ غنی ہے بے نیاز و بے پرواہ ہے اور اس کا علم ہر ایک چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے اس لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ کسی پر ظلم کرے، قرآن پاک میں آتا ہے کہ،

ترجمہ: " اور یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم کرے۔"
(العنکبوت ۴۰)

سورۂ یونس کی آیت ۴۴ میں ارشاد ہوتا ہے:"

ترجمہ: " بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کا احاطہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے وہ زبردست حکمت و قدرت والا ہے حضرت یونس علیہ السلام کے قول " سُبحانک " میں پروردگار عالم کی صفات کاملہ کا

اعتراف واقرار کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے،

ترجمہ: "جو کچھ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے سب اللہ ہی کا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز سب خوبیوں والا ہے اور جتنے درخت زمین بھر میں ہیں اگر وہ سب قلم بن جائیں اور یہ جو سمندر ہے اس کے علاوہ سات سمندر اور ہو جائیں اور وہ سب سیاہی بن جائیں تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے"

(سورۂ لقمان آیات ۲۶ تا ۲۷)

اسمِ پاک "رب"

یہ نکتہ خاص طور پر غور طلب ہے کہ عبادت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کو بھی خصوصی مناسبت ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کی صفتِ الوہیت کی متقاضی ہے مگر جب پروردگارِ عالم سے کوئی سوال کیا جائے دُعا مانگی جائے تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک "رب" موزوں ترین ہے اس لیے کہ اپنے بندوں کی حاجات روائی کرنا اور ان کی مدد کرنا اور ان کو توفیق مرحمت فرمانا پروردگارِ عالم کی صفتِ ربوبیت کا ظہور ہے، قرآن پاک میں انبیاء کرام علیہم السلام اور مومنین کی جتنی بھی دُعائیں منقول ہیں وہ "رب" اور "ربنا" کے اسم مبارک سے شروع ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر

حضرت نوح علیہ السلام کی دُعا،

رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ٥ (سورۃ قمر)

ترجمہ: "اے پروردگار! میں مغلوب ہوا ہوں پس میری مدد فرما"

حضرت شعیب علیہ السلام کی دُعا۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ
خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۝ (سورۃ الاعراف)

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم
کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ فرمادے اور تو بہترین
فیصلہ فرمانے والا ہے۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا،

رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ۝
(القصص: ۲۱)

ترجمہ: "اے میرے پروردگار! مجھے ظالموں سے نجات عطا فرما۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا۔

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي
رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْلِي
وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝
(سورۃ ابراہیم: ۴۰-۴۱)

ترجمہ: "اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا
اور میری اولاد سے بھی، میرے رب! میری دُعا قبول
فرما، اے میرے رب! مجھے اور میرے والدین کو
اور سب ایمان لانے والوں کو اس دن معاف کر دیجیئو
جبکہ حساب قائم ہو۔"

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دُعا،

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ (سورۃ نمل)

ترجمہ: "اے رب! مجھے قابو میں رکھ کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کرتا رہوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور ایسا عمل صالح کروں جو تجھے پسند آئے اور اپنی رحمت سے مجھ کو اپنے صالح بندوں میں داخل فرما۔"

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام نے جو طرز تخاطب اپنی دُعاؤں میں اختیار کیا ہے اس میں پروردگار کے صفاتی اسم مبارک "رب" کو استعمال کیا ہے۔ یہ اسم مبارک جلالی ہے اس اسم مبارک کی خاصیت یہ ہے کہ اس کو بکثرت پڑھنے والا ہر طرح کے خطرات سے محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفظ و امان میں رکھتا ہے اس اسم پاک کا ذاکر دشمن کے شر اور ظالم کے ظلم سے بچا رہتا ہے۔

اپنے قصور کا اعتراف

چونکہ کتاب ہذا آیت کریمہ کے موضوع پر ہے اس

لیے یہاں پر اس سوال کا پیدا ہونا لازم ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے پہلے پروردگار عالم کی توحید کا اعتراف و اقرار کیا اور پھر بعد اپنی خطا کا اعتراف کیا یعنی فرمایا،

لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

مگر حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی دُعا میں جو الفاظ استعمال فرمائے اُن میں بغیر کسی تمہید کے اپنی بھول و خطا کا اعتراف ہے یعنی

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝

اس بات میں یہ راز مضمر ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا تھا اور پھر عذاب الٰہی کے آثار ظاہر بھی ہو چکے تھے مگر جب اُن لوگوں نے سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور ایمان قبول کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے اپنا عذاب دُور کر دیا۔ حضرت یونس علیہ السلام نے دیکھا کہ عذاب ٹل گیا ہے تو آپ نے خاموشی اختیار فرمائی اور پروردگار عالم کے اگلے حکم کا انتظار کیے بغیر اپنی قوم کو چھوڑ کر چل پڑے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک مچھلی نے ان کو نگل لیا۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ
(القلم آیت ۴۸)

ترجمہ: "(اے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام) اپنے رب کے حکم تک صبر کیجیے اور مچھلی (کے پیٹ میں جانے) والے کی طرح نہ ہو جائیے۔"

حضرت یونس علیہ السلام کو جب مچھلی نے نگل لیا تو اُس وقت آپ کو احساس ہوا کہ بہت بڑی خطا سرزد ہو گئی ہے مجھے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کرنا چاہیے تھا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کر لینا چاہیے تھا مگر چونکہ دیر ہو چکی تھی اس لیے یہ بات کہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یعنی کوئی معبود نہیں سوائے تیرے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید و وحدانیت کا اقرار کرتے اور اپنی خطا کا اعتراف کرنے میں ہی بھلائی سمجھی اور مچھلی کے پیٹ کے اندر زبانِ حال سے فرمایا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کی اس دُعا کو قبولیت کی سند عطا فرمائی اور آپ کو مچھلی کے پیٹ سے رہائی دلائی۔

اس کے برعکس حضرت آدم علیہ السلام کی خطا ان کی بے احتیاطی اور بھول تھی اور سب کچھ غلط فہمی کی وجہ سے ہوا شیطان لعین نے ان کا خیر خواہ بنتے ہوئے ان کے سامنے خوب قسمیں کھائیں

اور اپنی خیر خواہی کا یقین دلا دیا اور یہ بات باور کرائی کہ اگر وہ شجرِ ممنوعہ کا پھل کھالیں گے تو ان کے حق میں بہت ہی اچھا ہو گا اور ان کا مرتبہ بارگاہ الٰہی میں بلند تر ہو جائے گا چنانچہ بی بی حوا سلام اللہ علیہا اور حضرت آدم علیہ السلام شیطان کے بہکاوے میں آگئے اور ان سے خطا سرزد ہو گئی انہوں نے شجر ممنوعہ میں سے پھل کھا لیا جس پر اللہ تعالیٰ نے ناراضی کا اظہار فرمایا چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کے احوال و واقعات میں بہت واضح فرق ہے یہی وجہ ہے دونوں کا دعائیہ اسلوب بھی جُدا جُدا ہے۔

آیتہ کریمہ اسمِ اعظم ہے

علماءِ کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ آیتہ کریمہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
ہی اسمِ اعظم ہے یہ بات قرآن مجید، حدیث مبارکہ و اجماع سے ثابت ہے کہ اس دُعائیہ آیتہ کریمہ کے سوا اور کوئی ایسی دُعا نہیں کہ جس کی قبولیت کے بارے میں یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے۔ علماء کرام و مشائخ عظام فرماتے ہیں کہ یہ آیتہ کریمہ بلاشبہ اسمِ اعظم ہے جو کوئی اس کے ساتھ دُعا کرے وہ ضرور قبولیت کی سند حاصل کرے۔ آیتہ کریمہ قبولیت دُعا خاص طور پر بلا و مصیبت کو دور کرنے میں مکمل طور پر اثر رکھتی ہے۔

حدیثِ مبارکہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا وہ اسمِ اعظم نہ بتا دوں کہ جب وہ اس سے پکارا جائے، اجابت کرے اور جب اس سے سوال کیا جائے عطا فرمائے وہ دُعا یہ ہے جو یونس علیہ السلام نے تین تاریکیوں میں کی تھی
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ خاص یونس علیہ السلام کے لیے تھا یا سب مسلمانوں کے لیے ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، تو نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا کہ

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ۔

یعنی پس ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اسے غم سے نجات دی اور یوں ہی نجات دیں گے ایمان والوں کو۔
(احمد، ترمذی، نسائی)

آیتہ کریمہ

آیتہ کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے اور آپ نے یہ دعا اس وقت بارگاہِ الٰہی میں کی جس وقت کہ آپ کو دریا میں ایک بہت بڑی مچھلی نے نگل لیا۔ آپ چالیس یوم تک مچھلی کے پیٹ میں رہے اور وہاں پر یعنی مچھلی کے پیٹ کے اندر ہی آپ نے یہ دعا مانگی تو اس دعا کی برکت سے پروردگار عالم نے آپ کو مچھلی کے پیٹ سے صحیح و سالم حالت میں باہر نکالا اور آپ کو غم و فکر سے نجات عطا فرمائی۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے،

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ

فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۝ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

(سورہ انبیاء رکوع ۶)

ترجمہ: "اور ذالنون کو (یاد کرو) جب چلا غصہ میں بھر تو گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے تو اندھیریوں میں پکارا کوئی معبود نہیں سوائے تیرے پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات بخشی اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو۔"

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو غم سے نجات دے دی اور انہیں ان اندھیروں سے نکال دیا اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔ وہ مصائب میں گھر کر مجھے پکارتے ہیں اور میں ان کی دستگیری کر کے ان کی تمام مشکلات آسان کر دیتا ہوں" خاص طور پر جو اس آیتِ کریمہ کو پڑھیں۔

علامہ جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مشہور کتاب "حصن حصین"
کے مؤلف علامہ جزری

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ،
اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ
وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ
اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔

ترجمہ: " اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم جس کے ساتھ جب دُعا کی جائے تو وہ قبول فرمائے اور جب اس کے ساتھ اس سے سوال کیا جائے تو وہ عطا فرمائے (وہ آیتِ کریمہ ہے)
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

(رواہ حاکم عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مفسر قرآن حضرت امام
ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اپنی تفسیر میں حضرت کثیر بن سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ اے ابو سعید! پروردگار عالم کا وہ اسم اعظم کہ جب اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور جب اس کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں سوال کیا جائے تو وہ عطا فرمائے کیا ہے؟ آپ

نے فرمایا کہ بھتیجے ! کیا تم نے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں پڑھا، پھر آپ نے یہ دو آیات کریمہ تلاوت فرمائیں،

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ہ
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ
نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ہ

پھر ارشاد فرمایا، بھتیجے ! یہی پروردگار عالم کا وہ اسم اعظم ہے کہ جب اس کے ساتھ دُعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے اور جب اس کے ساتھ اس سے مانگا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے۔

علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیتہ کریمہ کے بارے میں حضرت علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس دُعا میں اسم اعظم ہے اور اس کے وسیلہ سے جو دُعا مانگی جائے گی وہ قبول کی جائے گی اور جو مقصد و مطلب ہو گا وہ پُورا کیا جائے گا۔

حضرت شاہ اہل اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کریمہ کے اسم اعظم ہونے کے بارے میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو عمل ہر مطلب و مقصد کے حصول میں جلالی ہو یا جمالی کبریتِ احمر کے حکم میں ہے اور اس کو اسم اعظم شمار کیا جاتا

ہے وہ یہ آیتِ کریمہ ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ دُعا ذوالنون (یعنی حضرت یونس) علیہ السلام کی ہے جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں فرمائی۔ جو مسلمان جس بھی نیک مقصد کے لیے اس آیت کریمہ کے وسیلہ سے دُعا مانگے وہ قبول ہوگی۔

آیتہ کریمہ پڑھنے کے خاص طریقے

علمائے کرام اور مشائخ عظام نے آیتہ کریمہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
پڑھنے کے خاص طریقوں کا بیان کیا جس کے مطابق پڑھنے سے خصوصی توجہ و یکسوئی بھی حاصل ہوتی ہے اور مطلوبہ مقصد میں جلد کامیابی ملتی ہے۔

حضرت ابو عبداللہ مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

صاحب "نزہتہ المجالس" نے حضرت ابو عبداللہ مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت تحریر کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نے خواب میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شرف حاصل کیا تو عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ سے میری ایک حاجت ہے میں کس چیز کے ساتھ وسیلہ بناؤں؟ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ جس کو بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو تو اسے چاہیے کہ وہ دو رکعتیں پڑھے (اور ان دو رکعتوں کے) چار سجدوں میں چالیس چالیس مرتبہ پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

(بفضلِ باری تعالیٰ ضرور مراد پُوری ہوگی)

دُوسرا طریقہ

" احسن المواعظ " کے مصنف نے اپنی کتاب میں آیتہ کریمہ پڑھنے کی ایک ترکیب یہ بیان کی ہے جو کہ بزرگوں سے سینہ بہ سینہ پہنچی ہے کہ ایک ہی جلسہ میں آیتہ کریمہ ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ ختم کرے۔ اس کے لیے سات یا گیارہ یا اکیس افراد مل کر پڑھیں پڑھنے والا ہر شخص پہلے غسل کرے پھر نماز تو بہ ادا کرے غسل کرنے کے بعد سے کر آیتہ کریمہ کے ورد کو ختم کرنے تک کسی سے کوئی کلام و سلام نہ کرے جہاں تک بھی ممکن ہو اس معاملے میں احتیاط رکھے اور ہرگز توجہ و یکسوئی نہ چھوڑے قبلہ رُخ ہو کر بیٹھے اور پھر پڑھے۔ اگر پڑھنے کے دوران کسی کو کوئی ایسی حاجت پیش آگئی کہ جس کے لیے مجلس سے اُٹھ کر جانا انتہائی ضروری ہے مثلاً پیشاب وغیرہ کی حاجت لاحق ہوگئی تو وہ نہایت خاموشی کے ساتھ اُٹھ کر جائے اور خاموشی کی حالت میں فارغ ہو کر پھر وضو کرے اور آکر پڑھنے میں مشغول ہو جائے اگر غسل کر کے پڑھنے والے غسل کے بعد احرام باندھ لیں تو بہت بہتر ہے تین دن تک برابر ختم کے بعد دُعا کی جائے بفضلِ باری تعالیٰ جو بھی جائز مراد ہوگی وہ جلد پوری ہو جائے گی۔

تیسرا طریقہ

اس کا ایک طریقہ علماء کرام نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی مصیبت و پریشانی میں مبتلا ہو اُسے چاہیئے کہ وہ سات دن روزے رکھے اور لقمہ حلال سے افطاری کرے نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد کسی اندھیرے مکان میں یا اپنے گھر کے کسی ایسے گوشے میں جہاں پر مکمل "تنہائی ہو اور کسی کی مداخلت کا کوئی خدشہ نہ ہو احرام باندھ کر بیٹھے پانی سے بھرا ہوا ایک پیالہ اپنے پاس رکھے۔ پہلے نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ اکیس مرتبہ یہ درود پاک پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔

پھر نہایت آہستگی کے ساتھ ایک سو مرتبہ یہ پڑھے،

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

ایک سو مرتبہ آیت کریمہ پڑھنے کے بعد تین مرتبہ یہ کہے،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی ذِی النُّوْنِ۔

اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ پانی والے پیالے میں ڈال کر گیلا کرے اور اس تر ہاتھ کو آنکھیں بند کر کے اپنے چہرے پر پھیرے اور ایک مرتبہ یہ پڑھے،

وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

اسی طرح تین مرتبہ عمل کرے اور جو پہلی تسبیح کے بعد شروع کیا تھا اسی طرح سات تسبیح پڑھے لیکن ہر ایک تسبیح کے ختم ہونے پر وہی عمل کرے جو پہلی تسبیح کے بعد کیا تھا جب ختم کرے تو اکیس مرتبہ یہ درود پاک پڑھے،

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔

سات دن تک بلا ناغہ یہ عمل کرے بفضل باری تعالیٰ بہت جلد مطلوبہ مقصد میں کامیابی ہوگی۔

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آیتہ کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھنے کے دو طریقے بیان فرماتے ہیں۔

ایک طریقہ تو یہ ہے کچھ لوگ اجتماعی شکل میں مل کر ایک ہی مجلس میں بیٹھیں اور ایک ہی مجلس میں باوضو حالت میں نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ ایک ساتھ سوا لاکھ مرتبہ آیتہ کریمہ پڑھیں۔

آیتہ کریمہ پڑھنے کا دوسرا طریقہ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ایک شخص تنہا دم کی حالت

میں نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد کسی تاریک مکان میں باوضو ہو کر
بیٹھے اور تین سو مرتبہ آیتہ کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھے اس دوران اپنے پاس پانی کا ایک پہلے سے بھرا ہوا
پیالہ رکھ کر لمحہ بہ لمحہ اس پانی میں اپنا دایاں ہاتھ ڈال اپنے چہرے
اور بدن پر پھیرتا رہے تین دن تک اسی طرح کرے انشاءاللہ
تعالیٰ ضرور مقصد پورا ہو گا ورنہ چالیس یوم تک روزانہ بلاناغہ
یہ عمل کرے اور اسی طریقہ سے آیتہ کریمہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ
سے دعا مانگے۔

بیماری میں شفاء

ہر طرح کی بیماری سے نجات حاصل کرنے اور شفایابی کے لیے اس آیت کریمہ کا پڑھنا نہایت فائدہ مند ہے روزانہ نماز فجر کے بعد باوضو حالت میں اکیس مرتبہ آیت کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائے تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد مرض میں افاقہ ہوگا چند یوم کے عمل سے بفضل باری تعالیٰ شفا حاصل ہوگی۔

ہر مرض کے لیے

ہر مرض کے لیے یہ آیت کریمہ پڑھنا انتہائی نافع ہے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آیت کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ جو مومن اس آیت کریمہ کو اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ پڑھے اور (اگر) وہ (بیماری کی حالت میں)

مرجائے تو اس کو شہید کا اجر ملتا ہے اگر تندرست ہو گیا تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (حاکم)

وسعت رزق کیلئے

جو کوئی یہ چاہے کہ اس کے رزق میں خیر و برکت ہو رزقِ حلال کی فراوانی و وسعت ہو کبھی رزق کی تنگی نہ آئے تو اُسے چاہیے کہ وہ ہر روز کسی بھی وقت معینہ پر باوضو حالت میں ایک ہزار مرتبہ یہ آیت کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھنے کا معمول بنالے انشاء اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں کبھی بھی کمی واقع نہ ہوگی پروردگار عالم اس آیت کریمہ کے طفیل رزقِ حلال میں خیر و برکت عطا فرمائے گا اور کبھی بھی رزق میں کمی کی شکایت نہ ہوگی۔

حیض کی بے قاعدگی

زنانہ امراض میں یہ آیت کریمہ بہت ہی شافی ہے حیض کی کمی اور حیض کی بے قاعدگی کی حالت میں چاہیئے کہ ہر روز تین سو اکتالیس مرتبہ

یہ آیت کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھے اور آبِ زم زم پر دم کر کے مریض کو پلائے گیارہ یوم تک بلا ناغہ تین سو اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے پلائے تو انشاءاللہ تعالیٰ حیض کی کمی شکایت اور حیض کی بے قاعدگی دور ہو جائے گی۔

حصولِ صحت کے لیے

صحت اور تندرستی کے حصول کے لیے چاہیئے کہ نماز مغرب کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ حصول صحت کی نیت کرے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور ایک مرتبہ آیت کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھے، پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرے نماز سے فارغ ہونے کے بعد اکیس مرتبہ آیت کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عجز و انکساری سے دعا مانگے اس عمل کا معمول بنا لینے سے انشاءاللہ تعالیٰ صحت برقرار رہتی ہے اور جسمانی تندرستی قائم رہتی ہے۔

آیت کریمہ کی زکوٰۃ کے فوائد

آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی زکوٰۃ سوا لاکھ ہے اس کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ایک وقت مقرر کر کے باوضو حالت میں آسانی کے ساتھ جس قدر پڑھ سکے اس تعداد کے مطابق مثال کے طور پر اگر روزانہ پانچ ہزار مرتبہ پڑھنا مقرر کیا ہے تو پھر پچیس یوم میں اس کی زکوٰۃ پوری ہو جائے گی اور عمل قبضہ میں آجائے گا۔ اگر کسی کو کوئی پریشانی لاحق ہو گئی ہو یا کوئی مشکل یا مصیبت میں مبتلا ہو گیا ہو یا کوئی ایسا شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہو کہ جس سے جانی اور مالی نقصان ہو جانے کا اندیشہ ہو تو چاہیے کہ چند اشخاص باوضو حالت میں مسجد میں یا گھر میں مل کر بیٹھ جائیں اور ایک شب میں سب لوگ مل کر پڑھیں اور پھر مل کر ہی مقصد کے حصول کے لیے دعا مانگیں بفضلِ باری تعالیٰ دعا ضرور قبولیت کا شرف حاصل کرے گی مصیبت سے نجات حاصل ہو گی پریشانی رفع ہو جائے گی اور مشکل آسان ہو جائے گی۔ یہ بہت ہی پُر اثر عمل ہے۔ اس عمل کی برکت سے پروردگارِ عالم نے پھانسی کی سزا کو عمر قید میں تبدیل کرنے کے اسباب پیدا فرمائے۔ بزرگانِ دین نے اس عمل پر اتفاق کیا ہے

اور کہا ہے کہ یہ بہت غضب کا اور بہت جلد اثر کرنے والا عمل ہے۔ اس آیت کریمہ میں چونکہ اسم اعظم مخفی ہے اس لیے جو کوئی بھی بلا و مصیبت میں اسے توجہ و یکسوئی کے ساتھ پڑھے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت زیادہ فائدہ اُسے حاصل ہوگا اس عمل کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔

سر درد کا علاج

اگر کسی کے سر میں ایسا درد ہو جو کسی بھی طرح ٹھیک نہ ہوتا ہو اور سر درد کی یہ شکایت کسی کمزوری یا گرمی یا کسی دیرینہ چوٹ کے باعث پیدا ہوئی ہو تو چاہیے کہ آیت کریمہ مندرجہ ذیل دعائیہ کلمات کے ساتھ با وضو حالت میں لکھے اور تعویذ کی شکل میں سر پر درد کی جگہ پر باندھ دے اس کے علاوہ پانی پر دم کر کے روزانہ پلائے چند یوم میں ہی انشاء اللہ تعالیٰ افاقہ ہوگا۔ کلمات یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى يَا نُوْرَ النُّوْرِ يَا خَالِقَ النُّوْرِ يَا مُنَوِّرَ النُّوْرِ يَا نُوْرَ كُلِّ نُوْرٍ يَا نُوْرُ لَيْسَ مِثْلَهٗ نُوْرٌ يَا نُوْرًا قَبْلَ كُلِّ نُوْرٍ يَا نُوْرًا بَعْدَ كُلِّ نُوْرٍ

فِی الظُّلُمٰتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ خَالِصًا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ۔

ادائیگی قرض کیلئے

اگر کوئی قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا ہو قرض ادا کرنے کی سکت نہ رکھتا ہو جبکہ قرض خواہ بہت زیادہ تنگ کرے کوئی سبیل قرض کی ادائیگی کی پیدا نہ ہوتی ہو اور نہ ہی کوئی اس بارے میں سمجھ آتی ہو کہ کہاں سے قرض ادا کرے یا ایسی صورت حال پیدا ہو جائے کہ کسی نے آپ سے رقم بطور قرض لی ہو اور وہ واپس کرنے میں ٹال مٹول سے کام لیتا ہو اور دینا نہ چاہتا ہو تو چاہیئے کہ ذیل میں دیا ہوا نقش پاک باوضو حالت میں کندہ کرا کر اپنے پاس رکھے اور نماز فجر کے بعد چار سو پچاس مرتبہ

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ

پڑھے پھر اسی دن نماز عشاء کے بعد تین سو مرتبہ یہ آیت کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

اس طرح سے پڑھے کہ نہایت توجہ و یکسوئی ہو اور خلوت میں کمرے کے اندر تنہائی میں یا مسجد کے گوشے میں یا کسی بھی ایسی

پاک وصاف جگہ پر بیٹھ کر پڑھے کہ جہاں پر کسی کے آنے اور دخل اندازی کا اندیشہ نہ ہو پڑھنے کے دوران کسی سے کوئی کلام نہ کرے باوضو حالت میں قبلہ رُخ بیٹھ جائے اور پانی سے بھرا ہوا ایک پیالہ اپنے سامنے رکھ لے ہر چند لمحوں کے بعد اس پانی میں انگلیاں بھگو کر ہاتھ اور چہرے پر ملے۔ پڑھنے سے پہلے اور بعد میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے۔ ہر روز جب عمل ختم کرے تو ذیل میں دیئے ہوئے نقش پر دم کرے چالیس یوم تک بلاناغہ یہ عمل کرے۔ جب تک یہ نقش پاس رہے گا بفضل باری تعالیٰ قرض کے غم سے بچا رہے گا اور مطلوبہ مقصد میں جلد کامیابی ہوگی اور جب بھی کبھی کوئی ضرورت لاحق ہوگی تو پروردگار عالم اس کی ضرورت پوری کرنے کا سبب پیدا فرما دے گا۔

نقش مبارک اگلے صفحہ پر ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ ۲۱۳ ۱۱۵	اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۲۲۷ ۱۲۸	اِنِّیْ کُنْتُ ۲۲۴ ۱۲۵	مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۲۲۱ ۱۲۲
مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۲۲۵ ۱۱۶	اِنِّیْ کُنْتُ ۲۲۰ ۱۱۱	اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۲۱۴ ۱۰۶	لَآ اِلٰہَ اِلَّآ ۲۲۶ ۱۲۷
اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۲۱۹ ۱۱۰	لَآ اِلٰہَ اِلَّآ ۲۲۲ ۱۱۳	مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۲۲۹ ۱۲۰	اِنِّیْ کُنْتُ ۲۱۵ ۱۱۷
اِنِّیْ کُنْتُ ۲۲۸ ۱۱۹	مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۲۱۶ ۱۰۸	لَآ اِلٰہَ اِلَّآ ۲۱۸ ۱۰۹	اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۲۲۳ ۱۱۴

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل

دِلی مُراد پُوری ہو

ایسی دلی مراد جو پُوری نہ ہوتی ہو تو چاہیئے کہ باوضو حالت میں ہفتہ کے دن نماز فجر کے بعد ایک ہزار مرتبہ نہایت توجہ دلجموئی کے ساتھ یہ پڑھے یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ ۔ اتوار کے دن نماز فجر کے بعد یہ پڑھے یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ ۔ سوموار کے دن

یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب ۔ منگل کے دن یہ پڑھے ایک ہزار مرتبہ
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ۔ بدھ کے دن نماز
فجر کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ پڑھے یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
جمعرات کے دن نماز فجر کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ پڑھے
یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ جمعۃ المبارک کے دن نماز فجر کے بعد
قبلہ رُخ بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ آیت کریمہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد کے حصول کی دعا مانگے
اس کے ساتھ ہی ذیل میں دیا ہوا نقش عرقِ گلاب و زعفران سے
لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد مطلوبہ مقصد
میں کامیابی ہو گی اور دلی مراد پوری ہو جائے گی۔
نقش مبارک یہ ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۷۸۶

ق ۳	۱۱ ع۴	ب ۲	ص۸۰۰
ص۸۰۰	ب۲	۲۱	ق۱۰۰ ۱۳
۱۶	ق ۱۰۰	ض ۹۰۰	ب۲
ی۲	ص ۸۰۰	ق ۱۰۰	۱۱

نامردی کا علاج

اگر کوئی کسی مرض کے باعث نامردی کا شکار ہو یا کسی نے جادو کر دیا ہو کہ وہ جماع پر قادر نہ ہو سکے تو چاہیئے کہ باوضو حالت میں پان کے پتے پر عرق گلاب اور زعفران سے یہ لکھے،

حٰمٓ عٓسٓقٓ یَا صَمَدُ یَا فَرْدُ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنَ الْعِلَّۃِ وَتَقْدِرْلِیْ عَلَی الْجِمَاعِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ

لکھنے کے بعد اس میں دو چمچ شہد خالص ڈالے اور کھالے تین دن تک بلا ناغہ کھائے انشاء اللہ تعالیٰ آیت کریمہ کی برکت سے نامردی کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

منصب پر بحالی کیلئے

اگر کسی کو ناجائز طور پر اس کے منصب سے معزول کر دیا گیا اور بحالی کی کوئی ممکن صورت دکھائی نہ دیتی ہو تو چاہیئے کہ وہ

روزانہ باوضو حالت میں اکتالیس مرتبہ آیت کریمہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
پڑھنے پر مداومت کرے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد باعزت طور پر منصب پر بحالی ہو جائے گی۔

مشکل کا حل

ایسی مشکل جو اچانک، آن پڑی ہو اور اس کے حل کا کوئی امکان نظر نہ آتا ہو تو چاہیے کہ نماز عشاء کے بعد قبلہ رُخ ہو کر بیٹھے اور پہلے اکتالیس مرتبہ درُودِ پاک پڑھے پھر سجدے میں سر رکھ کر اکیس مرتبہ آیت کریمہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
پڑھے اس کے بعد مشکل میں آسانی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے بفضلِ باری تعالیٰ بہت جلد مشکل آسان ہو جائے گی۔

جنسی رغبت ختم کرنا

اگر کوئی مرد کسی غیر عورت سے یا کوئی عورت کسی غیر مرد کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھتی ہو اور دونوں کسی بھی صورت راہ راست

پر نہ آتے ہوں تو ان کے مابین جنسی رغبت ختم کرنے کے لیے چاہیئے کہ مندرجہ ذیل آیات کریمہ باوضو حالت میں تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرے اور اس کو پلادے سات یوم تک بلاناغہ یہ عمل کرے انشأ اللہ تعالیٰ بگڑا ہوا راہ راست پر آجائے گا اگر سات یوم تک مطلوبہ مقصد میں کامیابی نہ ہو تو مزید سات یوم تک اسی طرح عمل کرے انشاء اللہ تعالیٰ چالیس یوم کے اندر اندر بالآخر مقصد حل ہو جائے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ۝
اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ لَا تَاۡخُذُہٗ
سِنَۃٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ

سفر میں حفاظت رہے

جو یہ چاہتا ہو کہ اس کا سفر بخیر و عافیت گزرے راستے میں کسی قسم کا جانی یا مالی نقصان نہ ہو تو وہ سفر پر روانہ ہوتے وقت باوضو حالت میں اکتالیس مرتبہ آیتہ کریمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ

پڑھے اور ذیل میں دیا ہوا نقش مبارک عرق گلاب و زعفران سے

لکھ کر اپنے پاس رکھے بفضل باری تعالیٰ سفر میں محفوظ رہے گا کسی بھی قسم کا نقصان نہ ہوگا اور بحفاظت منزل پر پہنچے گا۔
نقش مبارک یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ	
سُبْحَانَ اللّٰہِ	اَللّٰہُ اَكْبَرُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ	

تقویتِ ایمان کیلئے

ایمان کی تقویت و مضبوطی کے لیے چاہیئے کہ ہر نماز کے بعد سات مرتبہ آیت کریمہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
پڑھے اس کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے،
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ كَمَالَ مَعْرِفَتِكَ وَحَقِیْقَةِ الْیَقِیْنِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔
اس عمل کی مداومت کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ ایمان کی سلامتی و

مضبوطی ہوگی پروردگارِ عالم آیتہ کریمہ کی برکت سے خصوصی فضل و کرم نازل فرمائے گا۔

ظالم حاکم کے شر سے بچاؤ

ایسا ظالم حاکم جس کے شر سے محفوظ رہنا بہت مشکل ہو تو جو کوئی اس ظالم حاکم کے ظلم و شر سے بچنا چاہتا ہو اُسے چاہیئے کہ وہ روزانہ باوضو حالت میں ایک ہزار مرتبہ آیتہ کریمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھنے پر مداومت کرے بفضل باری تعالیٰ ظالم حاکم اسے کسی قسم کا نقصان پہنچانے پر قادر نہ ہوسکے گا اور ظالم کے شر سے بچاؤ رہے گا۔

دشمن کو مغلوب کرنا

وہ دشمن جو نقصان پہنچانے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا ہو اور کسی بھی طرح صلح پر آمادہ نہ ہوتا ہو دشمنی کرتا ہو اور بہت تنگ کرتا ہو اس کی طرف سے ہمہ وقت کسی نہ کسی نقصان کا اندیشہ وخطرہ رہتا ہو تو چاہیئے کہ روزانہ نمازِ عشاء کے بعد دو رکعت نفل نماز دشمن پر غلبہ پانے کی نیت سے پڑھے نماز سے

فارغ ہونے کے بعد سجدے میں سر رکھ کر نہایت توجہ و یکسوئی سے ایک ہزار مرتبہ یہ پڑھے،

فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ہ

بفضل باری تعالیٰ چالیس یوم تک بلا ناغہ یہ عمل کرنے سے چالیس یوم کے اندر اندر دشمن مغلوب ہو جائے گا کسی قسم کا نقصان نہ پہنچائے گا اللہ تعالیٰ آیتہ کریمہ کی برکت سے اس کے قلب میں دشمنی کے جذبات سرد فرمائے گا اور وہ دشمن صلح کی طرف راغب ہوگا۔

کمزوریٔ قلب کیلئے

قلب کو تقویت پہنچانے اور اس کی کمزوری کو دور کرنے کی غرض سے روزانہ نماز فجر کے بعد اکیس مرتبہ آیت کریمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھے اور ذیل میں دیا ہوا نقش مبارک باوضو حالت میں عرق گلاب و زعفران سے لکھ کر تعویذ کی طرح اپنے بائیں بازو پہ باندھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ قلب کو تقویت حاصل ہوگی اور دل مضبوط ہو جائے گا پروردگار عالم اپنا خصوصی فضل و کرم نازل فرمائے گا

نقش مبارک یہ ہے ۔

لَآ اِلٰهَ	اِلَّا	اَنْتَ	سُبْحَانَكَ
اِنِّیْ	كُنْتُ	مِنَ	الظّٰلِمِيْنَ
لَآ اِلٰهَ	اِلَّا	اَنْتَ	سُبْحَانَكَ
اِنِّیْ	كُنْتُ	مِنَ	الظّٰلِمِيْنَ

حاجت پُوری ہو

ہر طرح کی نیک اور جائز حاجت کے لیے چاہیئے کہ روزانہ نمازِ عشاء کے بعد قبلہ رُخ بیٹھ کر ستر مرتبہ یہ پڑھے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔

ہر ایک مرتبہ پڑھنے کے بعد بارگاہِ الٰہی میں اپنا مطلب بیان کرے اسی طرح ستر مرتبہ کی تعداد پوری کرے اوّل وآخر درود پاک ضرور پڑھے بفضلِ باری تعالیٰ چالیس یوم کے اندر اندر مطلوبہ مقصد میں کامیابی ہوگی اور جو بھی نیک حاجت ہوگی وہ پُوری ہو جائے گی ۔

غُربت دُور ہو جائے

غُربت وافلاس دور کرنے اور تونگری حاصل کرنے کی غرض سے جو کوئی ہر جمعہ کے دن ستر مرتبہ آیتہ کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

پڑھے اس کے بعد ستر مرتبہ یہ دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۔

انشاء اللہ تعالیٰ چودہ یوم کے اندر اندر پردۂ غیب سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے کہ رزق میں خیر وبرکت پیدا ہو جائے گی اور وافر رزق مہیا ہو گا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے غربت وافلاس کے دن بہت جلد دور ہو جائیں گے اور اس کی مداومت کرنے والا غنی ہو جائے گا اللہ تعالیٰ اس پر رزق کے دروازے کھول دے گا۔

امتحان میں کامیابی کیلئے

جو کوئی امتحان میں کامیابی کا خواہاں ہو تو اُسے چاہیئے کہ وہ

امتحان کے پہلے دن سے لے کر چالیس یوم تک بلا ناغہ دن یا رات کے کسی بھی وقت ایک سو مرتبہ یہ پڑھے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے مقصد میں کامیابی کے لیے دُعا مانگے اِنشاء اللہ تعالیٰ امتحان میں ضرور کامیابی ہوگی۔

مصیبت دُور ہو

مصیبت و پریشانی میں مبتلا ہو جانے کی صورت میں ہر نماز کے بعد اکیس مرتبہ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے پھر چالیس مرتبہ آیتِ کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں دعا مانگے اوّل و آخر دُرود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مصیبت و پریشانی بہت جلد رفع ہو جائے گی اللہ تعالیٰ آسانی پیدا فرمائے گا اور اس کو مصیبت سے خلاصی عطا ہوگی جو بھی پریشانی یا مشکل ہو گی وہ آیت کریمہ کی برکت و اثر سے پروردگار عالم دُور فرما

دے گا۔

قُربتِ الٰہی کیلئے

جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ اُسے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کے قلب میں دین اسلام کی محبت راسخ کر دے اس کے قلب میں نُور پیدا ہو جائے تو اُسے چاہیئے کہ وہ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ آیت کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

پڑھے اول و آخر یہ درودِ پاک پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَسَيِّدِ الْاَبْرَارِ

اس عمل کی مداومت کرنے سے پروردگار عالم اس پر اپنا خصوصی فضل و کرم نازل فرمائے گا اُسے اپنی قربت کا شرف عطا فرمائے گا اور اس کا شمار اپنے دوستوں میں کرے گا۔

حادثہ میں بچا رہے

جو کوئی یہ چاہے کہ اُسے کوئی ایسا حادثہ پیش نہ آئے کہ جس

میں اسے کسی قسم کا کوئی نقصان پہنچے تو اُسے چاہیئے کروہ ہر نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ آیتہ کریمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھنے کا معمول بنائے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ یہ درود پاک پڑھے صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ۔

بفضلِ باری تعالیٰ اس کی جان و مال کی حفاظت رہے گی اللہ تعالیٰ اسے ہر طرح کے نقصان سے محفوظ رکھے گا۔ حادثہ کی صورت میں بھی اُسے کوئی نقصان نہ ہوگا ہر طرح کا خوف اس کے قلب سے دور ہو جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفظ و امان میں رکھے گا۔

حسبِ منشاء تبادلہ کیلئے

اگر کسی کو اپنا تبادلہ حسبِ منشا کرانا منظور ہو اور اس بارے میں وہ حق پر ہو نیت اور ارادہ نیک ہو کرپشن اور بُرائی کا پہلو نہ نکلتا ہو تو اسے چاہیئے کر وہ ہر نماز کے بعد دو سو گیارہ مرتبہ آیتہ کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھے اول و آخر درود پاک پڑھے پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد کے حصول کے لیے توجہ و یکسوئی کے ساتھ دُعا مانگے گیارہ یوم تک بلا ناغہ یہ عمل کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس کے

تیادلے کی ممکن صورت پیدا ہو جائے گی اور بہت جلد حسبِ منشأ جگہ پر تبادلہ ہو جائے گا۔

مقدمہ میں بریت کیلئے

اگر کوئی ایسے مقدمہ میں پھنس گیا ہو کہ جس سے خلاصی کی کوئی صورت دکھائی نہ دیتی ہو اور مقدمہ میں ملوث ہو جانے کے باعث وہ بہت زیادہ پریشانی میں مبتلا ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ ہر نماز کو ادا کرنے کے بعد نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ بکثرت آیت کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے مقدمہ میں بریت حاصل کرنے کی غرض سے دُعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی دُعا بارگاہ الٰہی میں قبول ہو گی اور بہت جلد مقدمہ میں بریت کی صورت پیدا ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مقدمہ میں بری ہو جائے گا۔

مصیبت سے نجات کیلئے

حضرت سید غوث علی شاہ قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ نمازِ عشاء کے بعد گیارہ مرتبہ دُرود پاک پڑھے اور پھر اکیاون مرتبہ آیتِ کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھے اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ دُرود پاک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ اسے مصیبت سے نجات حاصل ہو گی۔

حاجت روائی کیلئے

اگر کوئی ایسی جائز حاجت جلد پوری ہونے کی خواہش رکھتا ہو جس کے بارے میں وہ بہت زیادہ کوشش و جدوجہد کر رہا ہو تو اُسے چاہیئے کہ وہ جمعہ کی رات کو نمازِ عشاء کے بعد چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد اکیس مرتبہ آیتہ کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھے نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ آیتہ کریمہ نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ پڑھے پھر اکیس مرتبہ دُرود پاک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی وانکساری کے ساتھ دُعا مانگے بفضل باری تعالیٰ بہت جلد اس کی حاجت پُوری ہو جائے گی۔

مصیبت ٹل جائے

اگر کسی پر کوئی ایسی ناگہانی مصیبت نازل ہوگئی ہو کہ جس سے چھٹکارے کی کوئی صورت دکھائی نہ دیتی ہو یا کوئی ایسی صورت حال پیدا ہوگئی ہو کہ جس سے اسے معلوم ہوتا ہو کہ کوئی اس کو کسی جھوٹے مقدمے میں ملوث کرنے کی کوشش میں مصروف ہے تو چاہیے کہ اُس کے گھر کے چند افراد یا اس کے چند خیر خواہ ہمدرد احباب باوضو حالت میں مل کر ایک جگہ پر بیٹھیں اور ایک ہی بیٹھک میں اکیس ہزار مرتبہ آیتہ کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

پڑھیں۔ اس کے بعد بارگاہِ الٰہی میں اجتماعی دُعا مانگیں سات یوم تک بلاناغہ روزانہ یہ عمل کیا جائے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر طرح کی مصیبت دُور ہو جائے گی اور جو کوئی بھی مخالف ہے کچھ نہ بگاڑ سکے گا پریشانی اور مصیبت سے چھٹکارا مل جائے گا

تنگیٔ معاش کے لیے

رزق میں تنگی اور مفلسی کو دُور کرنے کی غرض سے چاہیئے کہ

روزانہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد قبلہ رُخ بیٹھ کر نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ اکہتر مرتبہ آیتہ کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے اول و آخر دُرود پاک پڑھے چالیس یوم تک بلا ناغہ اسی طرح عمل کرے انشاء اللہ تعالیٰ رزق میں تنگی کی شکایت رفع ہو جائے پروردگار عالم غیب سے رزق میں زیادتی کے اسباب پیدا فرمادے گا رزق میں خوب خیر و برکت پیدا ہو جائے گی مُفلسی جاتی رہے گی۔

غم و فکر دُور ہو

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غم و فکر میں مبتلا ہوا تو اُسے چاہیئے کہ وہ آیتہ کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

کا ورد کثرت سے کرے انشاء اللہ تعالیٰ غم و فکر سے نجات حاصل کرے گا۔

حاکم کو مطیع کرنا

جو کوئی یہ چاہے کہ فلاں حاکم اس سے راضی ہو جائے اس

کا مطیع ہو جائے حاکم کی نظروں میں اس کی خوب عزت ہو جائے تو اُسے چاہیئے کہ وہ ہر سوموار کے دن طلوع آفتاب کے بعد باوضو حالت میں تین سو مرتبہ آیتہ کریمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھے پھر ایک سو مرتبہ یہ پڑھے

فَسَہِّلْ یَا اِلٰھِیْ کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ

اس کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ دُرود پاک پڑھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے مقصد میں کامیابی کی دُعا مانگے بفضل باری تعالیٰ اس عمل کی مداومت کرنے سے اسے بہت جلد مقصد میں کامیابی حاصل ہو گی اور جس حاکم کا تصور کر کے یہ عمل کیا ہے، جب اس کے سامنے جائے گا تو وہ حُسن سلوک سے پیش آئے گا اور اس کا مطیع ہو جائے گا۔

مُشکل کام میں آسانی

ایسا کام جس کو سرانجام دینا انتہائی مشکل معلوم ہوتا ہو تو چاہیئے کہ روزانہ ایک وقت مقرر کر کے ایک سو گیارہ مرتبہ یہ پڑھے

یا ھو۔ یا من ھو یا من لیس لہ اِلا ھو اسئالکَ

عَنَّا تَغْفِرْلِیْ وَتَرْحَمْنِیْ بِحَقِّ یَا اللہ یَا رَحْمٰنُ وَبِحَقِّ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھنے کے بعد بارگاہ الٰہی میں عجز و انکساری کے ساتھ دعا مانگے اکیس یوم تک بلا ناغہ یہ عمل کرے بفضل باری تعالیٰ جو بھی مشکل کام ہو گا اس میں آسانی پیدا ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کام حسب منشاء ہو گا۔

نزلہ کا علاج

ایسا نزلہ جو اکثر اوقات بہت زیادہ تنگ کرتا ہو یا ایسا دائمی نزلہ جو کسی بھی طرح ٹھیک نہ ہوتا ہو تو چاہیئے کہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد باوضو حالت میں اسی جگہ پر قبلہ رخ بیٹھے بیٹھے یعنی سلام پھیرنے کے فوراً بعد تین مرتبہ یہ پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ۔ پھر سات مرتبہ یہ پڑھے

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

چند یوم کے اس عمل سے انشاءاللہ تعالیٰ نزلہ کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

مشکل کا جلدی حل

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "قول جمیل" میں تحریر فرماتے ہیں کہ مشکل حاجت روائی کے لیے چار رکعت

نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

ترجمہ: (اے اللہ) نہیں کوئی معبود تیرے سوا پاک ہے تو بیشک میں ظالموں میں ہوں۔ بس ہم نے اُن کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اس غم سے نجات دی۔ اور اس طرح ہم ایمانداروں کو نجات دیا کرتے ہیں۔

پھر دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔

رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

(سورہ انبیاء رکوع ۶)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! تحقیق مجھ کو پہنچی تکلیف اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے)

تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ یہ پڑھے

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ

(سورۂ مومن رکوع ۵)

ترجمہ: اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بیشک اللہ سب بندوں کا نگران ہے۔

پھر چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔
فَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔ (سورۂ آل عمران رکوع ۱۸)
ترجمہ: انہوں نے کہا کافی ہے ہم کو اللہ اور وہ سب سے اچھا کارساز ہے۔
پھر جب سلام پھیرے تو ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔
رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (سورہ قمر رکوع ۱)
ترجمہ: اے میرے پروردگار! میں درماندہ ہوں سو تو انتقام لے میرا۔
اس بارے میں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ چاروں آیات کریمہ اسم اعظم ہیں کہ جن کے وسیلے سے جو سوال کیا جائے وہ پورا ہو جائے اور جو دُعا کی جائے وہ قبول ہو اور مجھے حیرت ہے اس شخص پر کہ جو ان آیات کریمہ کے وسیلے سے دُعا کرے اور وہ قبول نہ ہو۔

رنج و مصیبت سے نجات

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر رنج و غم اور مصیبت میں اس آیۂ کریمہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کا

پڑھنا نہایت فائدہ مند ہے اس کے مفید و مجرب ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے یہ وہ آیۃ کریمہ ہے کہ جو قرآن پاک اور حدیث مبارکہ دونوں سے ثابت ہے۔

مشہور فقیہہ ابواللیث سمر قندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے اپنی کتاب میں نقل فرماتے ہیں کہ،

" جو لوگ غم و مصیبت میں مبتلا ہوں تو وہ اس آیۃ کریمہ (لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ) کا ورد کریں جو کہ تمام دُکھوں کا علاج ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے اس آیۃ کریمہ کی چند دنوں تک مداومت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو مچھلی کی قید سے نجات عطا فرمائی، اس آیۃ کریمہ کا ورد رکھنے والا ہر خوف و غم سے ہمیشہ کے لیے نجات پالیتا ہے۔

چار مصیبتوں سے نجات

فقیہہ ابواللیث سمر قندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور کتاب "بُستان" میں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ جو چار مصیبتوں میں مبتلا ہو وہ چار چیزوں

سے کیونکر غافل ہوتا ہے۔

۱۔ میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ جو غم میں مبتلا ہوا اور وہ کیوں نہیں کہتا کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (سورہ انبیاء رکوع ۶)

ترجمہ: نہیں کوئی معبود تیرے سوا پاک ہے تو بیشک میں ظالموں میں ہو گیا۔

فائدہ۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں (اس کے بعد) فرماتا ہے:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ (سورہ انبیاء رکوع ۶)

ترجمہ: سو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اس غم سے نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔

۲۔ میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ جو کسی چیز سے ڈرتا ہو اور کیوں نہیں کہتا کہ

"حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ"

ترجمہ: کافی ہے مجھے اللہ اور وہی اچھا کارساز ہے۔

فائدہ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ (اپنی کتاب میں) فرماتا ہے۔

وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ

(سورۂ آلِ عمران رکوع ۱۸)

ترجمہ: اور کہا انہوں نے کافی ہے ہم کو اللہ اور وہی اچھا کارساز ہے، پس یہ لوگ خدا کی نعمت اور فضل سے بھرے ہوئے واپس آئے کہ ان کو کوئی ناگواری ذرا پیش نہیں آئی۔

۳۔ اور میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ جو لوگوں کے مکروفریب اور ایذارسانی سے ڈرتا ہو وہ کیوں نہیں کہتا کہ

اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ

(سورۂ مومن رکوع ۵)

ترجمہ: میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بیشک اللہ سب بندوں کا نگران ہے۔

فائدہ: کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔

فَوَقٰىهُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا ۔ (سورۂ مومن رکوع ۵)

ترجمہ: اور میں معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بیشک اللہ سب بندوں کا نگران ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس (مومن) کو ان لوگوں کے مضر تدبیروں سے محفوظ رکھا۔

۴۔ اور میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ جو جنت کی رغبت رکھتا ہے

وہ کیوں نہیں کہتا کہ

مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (سورۂ کہف رکوع ۵)

ترجمہ: جو اللہ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے (اور) بدوں خدا کی مدد کے (کسی میں) کوئی قوت نہیں۔

فائدہ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۚ فَعَسٰى رَبِّیْٓ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ

(سورۂ کہف رکوع ۵)

ترجمہ: اور تو جس وقت اپنے باغ میں پہنچا تھا۔ تو تو نے یوں کیوں نہ کہا۔ کہ جو اللہ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ (اور) بدوں خدا کی مدد کے (کسی میں) کوئی قوت نہیں۔ اگر تو مجھ کو مال اور اولاد میں اپنے سے کمتر دیکھتا ہے تو مجھ کو وہ وقت نزدیک معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرا رب مجھ کو تیرے باغ سے اچھا باغ دیدے۔

مشکل میں آسانی

حدائق البیان فی معارف القرآن میں تحریر ہے کہ اس بات کا

بہت مرتبہ تجربہ ہوا ہے کہ آیتہ کریمہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
پڑھنے سے مشکلات میں آسانی پیدا ہوجاتی ہے۔

ہر بیماری کا تریاق

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سورۂ نون کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اس آیت مبارکہ
لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ (سورہ ن رکوع ۲)
ترجمہ: اگر ان کے پروردگار کا احسان ان کی دستگیری نہ کرتا۔ تو وہ ایک چٹیل میدان میں ڈال دیئے جاتے۔ اور ان کا حال ابتر ہوجاتا۔
کے تحت اس کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ،
معتبر مشائخ عظام سے منقول ہے کہ ہر غم و مصیبت سے نجات کے لیے اس آیتہ کریمہ
"لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ"
"منا تریاق و مجرب ہے۔

مصیبت دُور ہو جائے

امام ابن السنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس موجود تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ،

"بے شک میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی مصیبت زدہ شخص اُسے کہے تو اس کی مصیبت دُور ہو جائے گی وہ کلمہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السلام کا ہے۔

"نَادٰی فِی الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ"

ہر حاجت پُوری ہو

مشہور کتاب کاشف الاستار شریف میں مرقوم ہے کہ حضرت ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی کسی نیک حاجت کے لیے چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے تو بفضل باری تعالیٰ اُس کی حاجت بہت جلد پُوری ہوگی یعنی پہلی رکعت میں

سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد دس مرتبہ یہ پڑھے،

رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝

دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ یہ پڑھے۔

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ

تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ یہ پڑھے،

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ

چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد دس مرتبہ یہ پڑھے،

رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

پھر جب سلام پھیر لے تو سجدہ میں جائے اور اکتالیس مرتبہ آیۃ کریمہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

پڑھے اس کے بعد سجدہ سے اپنا سر اُٹھائے اور دس مرتبہ یہ پڑھے، فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اس کے بعد بارگاہ میں اپنی حاجت بیان کرے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو بھی حاجت ہوگی بہت جلد پوری ہو جائے گی۔

ہر مشکل دُور ہو

جو کوئی کسی ایسی مشکل میں گرفتار ہو کہ مشکل آسان ہوتی ہوئی دکھائی نہ دیتی ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ ہر نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ آیتِ کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے اور ذیل میں دیا ہوا نقش مبارک عرقِ گلاب و زعفران خالص سے لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی مشکل ہوگی بہت جلد آسان ہو جائے گی ہر مشکل کام کے لیے یہ نقش اپنے پاس رکھنا نہایت مفید ہے۔

۷۸۶

۵۴۲	۵۴۵	۵۴۸	۵۳۴
۵۴۷	۵۳۵	۵۴۱	۵۴۶
۵۳۶	۵۵۰	۵۴۳	۵۴۰
۵۴۴	۵۳۹	۵۳۷	۵۴۹

امتحان میں کامیابی

امتحان میں کامیابی کے حصول کی غرض سے جو کوئی ہر نماز کے

بعد با وضو حالت میں نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ پہلے تین مرتبہ درودِ پاک پڑھے اس کے بعد اکیس مرتبہ آیتہ کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھے پھر اکیس مرتبہ یہ پڑھے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

بچے کی حفاظت رہے

جو کوئی یہ چاہے کہ اس کا بچہ ہر رنج و غم اور ہر بیماری سے محفوظ رہے تو وہ گیارہ یوم تک بلا ناغہ روزانہ باوضو حالت میں پہلے گیارہ مرتبہ درودِ پاک پڑھے اس کے بعد تین مرتبہ آیتہ کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھے پھر تین مرتبہ یہ پڑھے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا دَائِمُ۔

اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درودِ پاک پڑھے اور بچے پر دم کر دے انشاء اللہ تعالیٰ بچہ ہر طرح کے رنج و غم، مرض اور آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا۔

آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا۔

حُب کے لیے

حاجاتِ حُب کے لیے چاہیئے کہ چند افراد با وضو حالت میں ایک مجلس میں بیٹھ کر ذیل میں دیا ہوا نقش اپنے سامنے رکھیں اس عمل کو یکشنبہ کے دن عروج ماہ میں عصر کے وقت جبکہ قمر بُرج ثابت میں ہو کریں چالیس ہزار مرتبہ آیتہ کریمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پڑھے نقش مُبارک یہ ہے جو کہ نہایت سریع الاثر ہے۔

٧٨٦

٩٩ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ	٨٩٢ سُبْحَانَکَ	٥٣١ اِنِّیْ کُنْتُ	٦٥٢ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
٥٣٣	١١٥	١٠٠	٥٩١
١١٥٠	٥٢٩	٥٩٥	١٠١
٥٩٣	١٠٢	١١٣٩	٥٣٠

صدقِ دل کے ساتھ پڑھنے کے بعد بارگاہِ الٰہی میں دُعا مانگی جائے جو بھی دِلی مُراد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ ضرور پُوری ہوگی۔